رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مینیجر و مہتمم

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان - ۹ شوال سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ہماری غرض کیا تھی

البدر کے اجراء سے ہماری یہی غرض تھی کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا ارزان پرچہ ہونے کی وجہ سے ہر ایک احمدی بھائی کے ہاتھ مین خصوصاً اور جو لوگ حضرت میرزا صاحب کو دنیا کی تواریخ کی ایک بڑی یادگار خیال کر کے آپکے حالات سے واقفیت پیدا کرنا چاہتے ہین اور ان کی تعلیمات کا مطالعہ کر کے امتحان کرنا چاہتے ہین کہ آپ کس دل اور دماغ کے ہین اور کونسی روح آپکے اندر کام کر رہی ہے اس مذاق کے انسانوں کے ہاتھون مین خصوصاً پہونچے - سو ہم خدا کا شکر کرتے ہین کہ ہماری یہ غرض پوری ہوتی نظر آرہی ہے عام طور پر دلون مین تحریک دیکھی جاتی ہے کہ لوگ اپنے خویش و اقارب کے نام اپنے اخراجات پر اسے جاری کرواتے ہین اگرچہ ایسے وسیع دل اور فراخ حوصلہ احباب کی تعداد ابھی بہت کم ہے مگر تاہم البدر کی ابتدائی حالت مین خیالات کا اس طرف متوجہ ہونا ہمین امید دلاتا ہے کہ احمدی قوم اس مبارک موقع سے ضرور فائدہ اٹھاوے گی اور چند ایک موجودہ نظیرین قوم کے باقی افراد پر عمدہ اثر اندازی کرین گی - چونکہ یہ ایک کار خیر ہے جس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشن کی اشاعت

سہتے داہون مین ہو سکتی ہے اس لئے ہم ان احباب کی ذیل مین ایک فہرست پیش کرتے ہین جنہون نے البدر خرید کر اپنے قریبی رشتہ دارون یا دوستون کے نام جاری کروایا ہے

(۱) شیخ نور احمد صاحب - کلارک میڈیکل سٹوریز ڈربن افریقہ نے علاوہ خود ایک پرچہ خریدنے کے دیگر دو صاحبان کے نام مختلف پتون پر البدر جاری کرا دیا +

(۲) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گڑہ شنکر نے علاوہ ذاتی خریداری کے ایک اور صاحب کے نام جاری کرا دیا -

(۳) میر اکبر خان صاحب مردان نے اپنے اخراجات پر اپنے کسی دوست کے نام ایک پرچہ خرید کر روانہ کیا +

(۴) قاضی نظیر حسین صاحب کوئٹہ سے اپنے اخراجات سے ایک پرچہ اپنے بھائی یا دوست کے نام جاری کرواتے ہین

(۵) میرزا خدا بخش صاحب نے اسی طرح اپنے بھائی صاحب کے نام ایک پرچہ خرید کر جاری کیا +

(۶) منشی عبدالعزیز ٹیلر ماسٹر میرٹھ نے ایک احمدی دوست سیالکوٹی کے نام ایک پرچہ اپنے اخراجات سے جاری کرایا -

(۷) مستری احمد دین صاحب بھیرہ نے محض اس غرض سے ایک فالتو پرچہ البدر خریدا ہے کہ وہ اپنے گرد و نواح کے ذی علم اشخاص اور دیگر دوستون کو دکھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک تعلیم سے بہرہ ور کرین +

بابو نبی بخش صاحب احمدی لاہور نے ایک پرچہ خرید کر ایک ایسے احمدی بھائی کے نام جاری کروایا جو بوجہ عسرت کے خود خرید نہ سکتے تھے -

البدر مین اب ایک یا نصف کالم نظم کے لئے مستقل طور پر رکھا گیا ہے اس لئے احمدی احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے اس فن مین مشق اور ملکہ عطا کیا ہے اپنی موزون طبع سے کام لیکر چیدہ چیدہ مضامین منظوم کر کے اردو اور فارسی زبانون مین دفتر البدر مین روانہ فرماوین - آج ہم [illegible] باعث [illegible] ثاقب صاحب مالیر کوٹلوی مقیم قادیان کی نظم شائع ہوئی ہے اور انہون نے کیمیا طبع سے کشتی نوح کی تعلیم کو نظم کر دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے جس کے لئے البدر خصوصیت سے اون کا شکریہ ادا کرتا ہے +

کشتہ ابرق سیاہ

ابرق سیاہ کی ایک ٹکڑی جس کی کئی تہ ہوتی ہین اوس کو کوئلون پر گرم کر کر دودہ مین ڈالو وہ پھول جاوے تو اسے پھر گرم کرو پھر دودہ مین ڈالو - اسی طرح کئی دفعہ کرو پھر ابرق کو آگ مین بالکل خشک کر کے کھرل مین خوب باریک پیس لو - اس کے بعد مولی کا پانی نچوڑ کر اسے خوب کھرل کرو - حتیٰ کہ کھرل ہو ہو کر خشک سفوف ہو جاوے - پھر ایک مٹی کی کجہ مین بقدر حاجت رکھکر اسے بند کر کر اوپر مٹی کا پلستر کر دین اور کوئلون مین یا گوہون مین ایک دفعہ آگ دیوین پھر سفوف کو نکال کر کھرل کر کے پھر دوبارہ ویسے ہی آگ دیوین - اسی طرح دو تین دفعہ آگ سے کشتہ ہو جاتا ہے جو کہ تپ دق مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے +

۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی ✦

ظہر اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - نے عرض کی کہ دربار دہلی پر جو میموریل روانہ کرنا ہے وہ طبع ہو کر آ گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ اُسے کثرت سے تقسیم کیا جاوے کیونکہ اس سے ہماری جماعت کی عام شہرت ہوتی ہے اور ہمارے اصولون کی واقفیت اعلیٰ حکام کو ہوتی ہے اور ان کی اشاعت ہوتی ہے اس کے بعد نماز ہوئی ✦

عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے حضور کو خبر دی گئی کہ ایک پادری صاحب بنام گرسفورڈ نے ایک کتاب امریکہ مین آپکی دعاوی کی تردید مین لکھی ہے اس کا نام رکھا ہے مرزا غلام احمد قادیان کا مسیح اور مہدی، مگر حضور کے دعوے اور دلائل کو خوب مفصل بیان کیا ہے اور اس کی اشاعت امریکہ مین بہت کی گئی ہے اس پر ذکر ہوتا رہا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک اشاعت کا ذریعہ بنایا ہے اور کی وہی مثال ہے - عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر تو ہم کو بھی ضرور کرنا چاہیئے جب انہون نے بطور ہدیہ کے کتاب ہمین بھیجی تو ہمین بھی ہدیہ بھیجنا چاہیئے یہ خدا کے کام ہین مخالفون کی توجہ سے بہت کام بنتا ہے مین نے آزمایا ہے کہ جہان مخالف ٹھوکر کہاتا ہے وہان ہی ایک بڑی حکمت کی بات ہوتی ہے اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✦

مغرب و عشا حسب دستور بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس قبل از نماز عشا تشریف لائے سید امیر علیشاہ صاحب ملہم سیالکوٹ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے نیاز حاصل کی ایک خادم کی نسبت ایک شخص کو غلط فہمی ہوئی تھی کہ اس نے نعوذ باللہ حضرۃ کے کسی فعل پر اعتراض کیا ہے کہ ایسا نہین کرنا چاہیئے تھا - جب اوس بچارے کو خبر کہوئی تو اس نے مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی خدمت مین آ کر اصل واقعہ بتلایا اور عرض کی کہ راوی کو غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ میرا ایمان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر ایک فعل — فعل الٰہی ہے جس پر اعتراض کرنا سخت درجہ کا کفر اور ضلالت ہے مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ٹہیکر اصل واقعہ حضرت اقدس کی خدمت مین گذارش کیا اور خود اس خادم نے بھی عرض کی جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اوائل مین جماعت مین ایسی بات ہوا کرتی ہے اسی طرح جب پیغمبر خدا مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے کچھ زمین ایک صحابی سے خریدنی چاہی - تو اس نے کہا کہ مین نے اپنے لڑکون کے لئے رکھی ہے حالانکہ سب کچھ تو آپ کے ہاتھ پر فروخت کر چکا ہوا تھا - لیکن آخر وہی اصحاب تھے کہ جنہون نے سب دینی ضرورتون کو مقدم رکھا اور اپنی جانون تک کو قربان کر دیا - ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمیشہ خیال رکھے کہ بعض امور تو سمجھ مین آ سکتے ہین اور بعض نہین آ سکتے تو جو سمجھ مین نہ آیا کرین ان کو پس پشت نہ کیا جاوے وہ دریافت کر لینے چاہئین نیکی اسی کا نام ہے ورنہ حبط اعمال ہو جاتا ہے یہ ہمارا معاملہ اور کاروبار سب خدا کا ہے ہماری نفس کو اس مین دخل نہین ہم نے اس خطا کو بخشا اور معاف کیا اس کے بعد حضرت اقدس پادری گرسفیورڈ صاحب کا انگریزی رسالہ سنتے رہے اور پھر عشا کی نماز گذار کر تشریف لے گئے -

۲۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین -

ظہر مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک احمدی بہائی کی طرف حضرت اقدس کی توجہ دلائی کہ جن کے دانت مین کرکٹ کھیلنے سے ضرب آ گئی تھی اور نیچے کا لب بالکل پھٹ گیا تھا - حضرت اقدس نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالا جاتا ہے اس جگہ کی یہ تعلیم نہین ہے کہ ہر ایک قسم کے شر اور بدعت مین اپنے آپ کو ڈالا جاوے بلکہ یہ کہ ہر ایک ہلاکت کی راہ سے پرہیز کیا جاوے - لیاقت علمی اور شئے ہے کیا اگر انسان کو کوئی کھیل نہ آتی ہو تو اس کی لیاقت مین فرق آ ویگا جن لوگون کی یہ کہیل ایجاد ہے وہ تو مست ہین ان کو تلف جان کی پرواہ نہین مگر ہمین تو پرواہ ہے ✦

مغرب و عشا چند ایک احباب نے اپنی اپنی رویا سنائی - نامون کی نسبت آپنے فرمایا کہ خوابون مین نامون کے الفاظ پر بڑا مدار ہوتا ہے تفاؤل کیواسطے ہمیشہ نام کے معانی کی طرف غور کرنی چاہیئے لمبا سلسلہ نہ دیکھے نام کو دیکھ لیوے -

خواب مین دشمن سے بھاگنا - اسپر فرمایا کہ اس کے یہ معنے ہوتے ہین کہ دشمن پر فتح ہوگی اس کی نظیر مین معبرون نے موسیٰؑ کے قصہ کو پیش کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون سے بھاگے وہ دشمن تھا انجام کار آپ ہی فرعون پر غالب آئے - پھر اس کے بعد پادری گرسفورڈ کی کتاب انگریزی حضرت اقدس سنتے رہے -

۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین ✦

ظہر مہر نبی بخش صاحب بٹالوی کے رجوع کا ذکر اس سے پیشتر درج اخبار ہو چکا ہے اُنہون نے از سر نو حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی ✦

بین المغرب و عشا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو آ کر فرمایا کہ روزہ ایک یا دو اب رہ گئے ہین بڑی آسانی سے گذر گئے ایک صاحب نے ذکر کیا کہ ان کا ایک افسر سخت مزاج تھا روانگی نماز مین اکثر چین بجبین ہوا کرتا تھا - حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا نے ضرورتون کے وقت جمع صلوٰتین رکھا ہے ظہر اور عصر کی نمازین ایسی حالتون مین جمع کر کے پڑھ لین بعض انگریز حکام کی قدرشناسی پر فرمایا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے اور پنجابیون کے ساتھ انگریزون کی ساری قوم کا حسن ظن ہے اور بعض ایسے انگریز ہوتے ہین کہ ان کا ارادہ ہوتا ہے کہ ماتحت کو فائدہ پہنچاوین تاکہ وہ ان کو یاد رکھے -

ایک احمدی ممبر صاحب حج کرنیکیواسطے جاتے ہوئے کچھ عرصہ مصر مین مقیم رہے اور ابھی تک وہین ہین اور حضرت اقدس کی کتب کی اشاعت کر رہے ہین انہون نے لکھا تھا کہ اگر حکم ہو تو مین اس سال حج ملتوی رکھون اور مجھے اور کتب ارسال ہون تو ان کی اشاعت کرون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ان کو لکھدیا جاوے کہ کتابین روانہ ہون گی ان کی اشاعت کے لئے مصر مین قیام کرین اور حج انشاء اللہ تعالیٰ پھر آئندہ سال کرین - (من اطاع الرسول فقد اطاع اللّٰہ)

ابو سعید عرب کو کمال شوق دلی کے جلسے کا تھا کہ وہان کی رونق دیکھین چنانچہ انہون نے اجازت بھی چاہی تھی اور حضرت اقدس نے اجازت دے بھی دی تھی مگر یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دعائے استخارہ کر لو - دعا سے پھر ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ عرب صاحب دلی جانے سے رک گئے اور آپ ابھی یہان ہی ہین حضرت اقدس نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ فرمایئے اب دلی جانے کا خیال ہے کہ نہین - عرب صاحب نے جواب مین عرض کی کہ حضور اب تو بالکل جانے کو دل نہین چاہتا - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اب دوسری سیر دلی کو چھوڑ کر روحانی

سیر کی طرف متوجہ ہوجاوین ۔ یہ آپ کی سعادت کی علامت ہے کہ اتنی دور سے اس جلسہ کے واسطے آئے اور یہان ٹہر گئے اور اس قدر مقابلہ نفس کا کیا ہر ایک کو یہ طاقت نہین ہوتی کہ جذب نفس کے ساتھہ کشتی کرے ۔ آپ نے جن کو وہان جاکر دیکھنا تہا ان کی صورتین انسانون کی ہی ہون گی مگر دل کا کیا پتہ کہ وہ بھی انسانون کے ہون گے یا نہ ۔ لوگ باوجود اس کے کہ ابتلاؤن مین مبتلا ہین مگر تکبر ان کے دماغ سے نہین گیا ہم سے تمسخر وغیرہ اسی طرح ہے اور دلی والے پنجابیون کو توبیل کہتے ہین (جس کے معنے پنجابی مین ڈہگا ہے) ان کے خیالون مین صرف دنیائی زندگی ہے مگر جو لوگ بہروپیون کے رنگ مین ہوتے ہین ان کو پاک عقل نہین ملتی +

۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل درج اخبار نہین ہوا ۔ عشا سے قبل تہوڑی دیر مجلس فرمائی سید امیر علی شاہ صاحب ملہم اپنے کشوف اور رویا حضرت اقدس کو سناتے رہے جو کہ انہون .... ۳۱ دسمبر تک دیکھے تہے ۔

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے مجلس بین المغرب والعشا کے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا ۔

بین المغرب والعشا حضرۃ اقدس تشریف لائے ماہ رمضان کے متعلق فرمایا کہ اب یہ ختم ہوگیا ہے +

غیر احمدی کے ساتھ جمعہ اور جماعت

ایک صاحب نے بذریعہ خط استفسار فرمایا تہا کہ وہ صرف اکیلے ہی اوس مقام پر حضرت اقدس سے بیعت ہین جمعہ تنہا پڑھ لیا کرین یا نہ پڑہا کرین حضرت اقدس نے فرمایا کہ جمعہ کے لئے جماعت کا ہونا ضروری ہی اگر دو آدمی مقتدی اور تیسرا امام اپنی جماعت کے ہون تو نماز جمعہ پڑھ لیا کرین ورنہ (سوائے احمدی احباب کے دوسرے کے ساتھہ جماعت اور جمعہ جائز نہین)

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور نے جہلم مقدمہ کی تاریخ پر جانا ہے اگر اجازت ہو تو اشتہار دیدیا جاوے تاکہ ہر ایک اسٹیشن پر لوگ زیارت کے واسطے آجاوین

فرمایا کہ جو ہمین ملنے والے ہین وہ تو اکثر آتے جاتے رہتے ہین اور جو لوگ جماعت مین داخل نہین ہین ان کے لئے سر درد خریدنے سے کیا فائدہ ۔ میری طبیعت کے یہ امر برخلاف ہے اگر وہ اہل ہوتے تو خود یہان آتے اب اس طرح اُن سے ملاقات تو وقت کا ضائع کرنا ہے +

ایک نووارد صاحب نے عرض کی کہ حضرۃ خُلق کے کیا معنے ہین ۔ حضرت اقدس نے فرمایا ۔

کہ خَلق اور خُلق دو لفظ ہین خَلق تو ظاہری حسن پر بولا جاتا ہے اور خُلق باطنی حسن پر بولا جاتا ہے باطنی قوائے جس قدر مثل عقل ۔ فہم ۔ سخاوت شجاعت غضب ۔ وغیرہ انسان کو دئے گئے ہین ان سب کا نام خُلق ہے اور عوام الناس مین آج کل جسے خُلق کہا جاتا ہے ۔ جیسے ایک شخص کے ساتھہ تکلف کیسا تہہ پیش آنا اور تصنع سے اُس کے ساتھہ ظاہری طور پر بڑی شیرین الفاظی سے پیش آنا تو اس کا نام خُلق نہین ہے بلکہ نفاق ہے ۔

خُلق سے مراد یہ ہے کہ اندرونی قوائے کو اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جاوے جہان شجاعت دکہانیکا موقع ہے وہان شجاعت دکہاوے ۔ جہان صبر دکہانا ہے وہان صبر دکہاوے ۔ جہان انتقام چاہئے وہان انتقام لیوے جہان سخاوت چاہئے وہان سخاوت کرے یعنی ہر ایک محل پر ہر ایک قوای کو استعمال کیا جاوے نہ گہٹایا جاوے نہ بڑہایا جاوی یہانتک کہ عقل اور غضب بھی جہان تک کے اس سے نیکی پر استعانت لی جاوے خلق ہی مین داخل ہی اور صرف ظاہری حواس کا نام ہی حواس نہین ہے بلکہ انسان کے اندر بھی ایک قسم کے حواس ہوتے ہین ظاہری حواس تو حیوانون مین بھی ہوتے ہین جیسے کہانا پینا ۔ دیکھنا ۔ چہونا وغیرہ مگر اندرونی حواس انسانون مین ہی ہوتے ہین مثلاً اگر ایک بکری گہاس کہا رہی ہو اور دوسری بکری آجاوے تو پہلی بکری کے اندر یہ ارادہ پیدا نہ ہوگا کہ اوسے بھی ہمدردی سے گہاس کہانےمین شریک کرے اسیطرح شیر مین اگرچہ زور اور طاقت تو ہوتی ہی مگر ہم اسے شجاع نہین کہہ سکتے ۔ کیونکہ شجاعت کے واسطے محل اور بے محل دیکھنا بہت ضروری ہے انسان اگر جانتا ہی کہ مجکو فلان شخص سے طاقت مقابلہ کی نہین ہے یا اگر مین وہان جاؤن گا تو قتل ہو جاؤن گا تو اس کا وہان نہ جانا ہی شجاعت مین داخل ہوگا پہر اگر محل اور موقع کے لحاظ سے مناسب دیکھے کہ میرا وہان جانا ضروری ہے خواہ جان خطرہ مین پڑتی ہو تو اس مقام پر جانے کا نام شجاعت ہے

جاہل آدمیون سے جو بعض وقت بہادری کا کام ہوتا ہے حالانکہ ان کو محل بے محل دیکھنے کی تمیز نہین ہوتی اوس کا نام تہور ہوتا ہے کہ وہ ایک طبعی جوش مین آجاتی ہین اور یہ نہین دیکھتے کہ یہ کام کرنا چاہئے تہا کہ نہین غرضیکہ انسان کے نفس مین یہ سب صفات مثل صبر سخاوت ۔ انتقام ۔ ہمت ۔ بخل ۔ عدم بخل ۔ حسد ۔ عدم حسد ہوتی ہین اور ان کو اپنے محل اور موقعہ پر صرف کرنے کا نام خُلق ہے ۔ حسد بہت بری بلا ہے ۔ لیکن جب موقع کے ساتہہ اپنے مقام پر رکھا جاوے تو پہر بہت عمدہ ہو جاوے گا ۔ حسد کے معنے ہین دوسرے کا زوال النعمت چاہنا لیکن جب اپنے نفس سے بالکل محو ہو کر ایک مصلحت کے لئے دوسرے کا زوال چاہتا ہے تو اس وقت یہ ایک محمود صفت ہو جاتی ہے جیسے کہ ہم تثلیث کا زوال چاہتے ہین +

فرشتہ اور شیطان کا عقلی ثبوت

انسان کے اندر دو ملکہ خدا نے رکھے ہین ۔ ایک فرشتہ اور شیطان ۔ یہان نووارد صاحب صاحب نے سوال کیا کہ فرشتہ اور شیطان کا عقلی ثبوت کیا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کے قوائے مین نیکی کی طرف کبھی حرکت ہوتی ہے اور کبھی بدکاری کی طرف ہوتی ہے یا نہین نووارد صاحب نے کہا کہ ہان پہر فرمایا کہ کبھی بھوکے انسان کو دیکھکر رحم بھی آجاتا ہے اور رحم کی تحریک ہوتی ہے نووارد صاحب نے کہا کہ ہان پھر آپنے فرمایا کہ جب تحریک ہوتی ہے تو محرک کوئی اندر ہے جو تحریک کرتا ہے ۔ کیونکہ تحریک کے لئے محرک کا ہونا ضروری ہے اور انسان خود اس کا محرک نہین ہو سکتا کیونکہ وہ تو حالت مفعول مین ہے تو پہر فاعل کیسے ہوگا (کیونکہ تحریک کا عمل اوس پر ہوتا ہے اس لئے انسان مفعول ہے) تو اس نیکی کے محرک کو ہم فرشتہ اور بدی کے محرک کو شیطان کہتے ہین شریعت کا علم بہرحال ہم سے بڑہکر ہے جن امور کے ہم زیر اثر ہین شریعت نے ان کی تفصیل کردی ہی تو کیا وجہ ہے کہ ہم نہ مانین یہ سب کچھ انسان کو محسوس ہوتا ہے اور ابھی آپنے تسلیم کیا ہے ۔ اسیطرح مرنے کے بعد ایک شے رہتی ہی آپ اُسے مانتے ہین اوس کا نام روح ہے اُسی علم بھی ہوتا ہے کہ انسان کتاب یاد کرتا ہے مگر اس کا ہاتھہ کاٹ دیا جاوے تو اس کے اس علم مین کوئی فرق نہین آتا اس سے ثابت ہے کہ علم صفت روح کی ہی نہ کہ جسم کی ورنہ ضرور تہا کہ ہاتہہ کاٹنے سے اس کی

علم مین فرق آجاتا - اب ایک دہریہ جو کہ روح کا قائل نہین ہے اس کے نزدیک تو پہر جسم کا حصہ کاٹنے سے علم کا کچھہ حصہ ضرور جاتا رہتا - اگر کہو کہ مجنون بھول جاتا ہے تو یہ بات غلط ہے مجنون ہرگز بہولتا نہین ہے بلکہ ہر ایک شے کا علم اس کے اندر مخفی ہوتا ہے جب اس کے جنون کا علاج ہو تو فوراً وہ علم آجاتا ہے - جیسے آگ پتھر مین مخفی ہوتی ہے کہ رگڑ سے تو ظاہر ہوتی ہے ورنہ نہین یہی حال مجنون کا ہوتا ہے ہم خود دیکھتے ہین کہ ایک بات کرتے کرتے ایک لفظ ایسا وقت پر بہول جاتے ہین کہ ہرچند اس وقت یاد کرین مگر یاد نہین آتا پہر دوسرے وقت خود ہی یاد آجاتا ہے (گویا ایک وقت پر ایک بات کا علم نہ ہونے سے اس بات کا عدم علم ہرگز ثابت نہین ہوتا) تو مخفی ہونا اور شے ہے اور محو اور نابود ہونا اور شے ہے آجکل کے فلسفی لوگ ان باتون مین سے بعض کو تو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے (تو اب جیسے غیر مرئی شے خدا اور روح ہے ویسے فرشتہ ہین) مگر فرشتون کو نہین مانتے تو یہ ان کی حماقت ہے - پہر جو روح کو مانتے ہین کیا ہمین دکہلا سکتے ہین کہ روح کیا شے ہے انسان اگر مرتا ہو تو خواہ اوسے کسی لوہے کے قالب مین ہی بند کر دیوین کہ جس مین ہوا کا بھی دخل نہ ہو - مگر پھر بھی مرتی وقت کوئی ایسی شے نظر نہ آوے گی - کہ ہم کہین کہ اسیکا نام روح ہے اور کہان سے جان نکلی تھی پہر اسیطرح انڈے مین کیا بتلا سکتے ہین کہ کہان سے روح داخل ہوتی ہے بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ انڈے مین بچہ مرا ہوا ہوتا ہے گویا کہ روح داخل ہوکر پہر نکل بھی گئی اور نظر بھی کسی کو نہ آئی تو یہ ایک بہید ہے جس کی حقیقت کیا سمجھہ مین آسکتی ہے ہرگز سمجھہ نہین آتی ہے ✣

دلائل دو قسم کے ہوتے ہین ایک انی اور ایک لمی کھوج نکالکر جاننا اس کا نام لمی ہے اور انی یہ ہے کہ آثار سے پتہ لیلینا جیسے قارورہ کو دیکھکر طبیب گرمی تپ وغیرہ کا حال معلوم کر لیتا ہے یہ انی ہے اور تپ وغیرہ دیکھکر قارورہ کی نسبت سمجھہ لینا یہ لمی ہے - تو روح مین لمیت ہم دریافت نہین کر سکتے مگر آثار بتلاتے ہین...... کہ ایک شے ہے تو اس طرحکی عجائبات کثیر ہین - اسیطرح ایک رویت آنکھہ مین ہے ہر ایک شے کو دیکھتی ہے مگر ایک دیوار کے پیچھے ایک شے ہو تو نہین دیکھہ سکتی - آنکھہ کیون نہین دیوار کے پیچھے دیکھہ سکتی اس کے دلائل کیا بیان ہو سکتے ہین ایک ایک رویت روح مین ہے کہ بیٹھے بٹھائے دور تک دیکھہ لیتی ہے خواہ تین چار دیوارین درمیان مین حائل ہون مگر اسے پرواہ نہین ہوتی وہ اوس شے کو یہان بیٹھی اس طرح دیکھتی ہے جیسے کھلی روشنی مین ایک شے نظر آتی ہے

اس پر نووارد صاحب حیران ہوئے کہ یہ کیا بات ہے اور تعجب ظاہر کیا حضرت اقدس نے فرمایا خود ہم نے کئی دفعہ اسطرح دیکھا ہے کہ ۳ دیوارین درمیان مین حائل ہین مگر ہم نے وہ شے دیکھ لے - خبر نہین کہ اس وقت کیا ہوتا ہے دیوار مطلق رہتی ہی نہین ہے اور انہی آنکھون سے اس وقت سب کچھہ نظر آتا ہے - اس مقام پر حضرت اقدس نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹہایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا مین جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تہا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو مین نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سنکر حیران ہوئی کہ اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا - مین نے اس پر خدا کا شکر کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہین دیکھ سکتی حالانکہ مجھ اس نے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکہلا دیا -

نووارد صاحب نے عرض کی کہ پہر یہ بات اور اس رویت روحانی کا کیسے پتہ لگے اور سمجھہ مین آوے -

حضرت اقدس نے فرمایا بہت دیر صحبت مین رہے تو سمجھہ مین آسکتا ہے اور اس کی نظیر یہ پیشگوئیان بھی ہین جو ہم کرتے ہین کیونکہ جو علوم پیش از وقت خدا بتلاتا ہے وہ بھی تو ایک قسم کی دیوار کے پیچھے ہین جو کہ درمیان مین حائل ہوتی ہے اور ایک عرصے کے بعد اس نے گرنا ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ قبل از وقت دکہلا دیتا ہے اور اسی عالم مین یہ سب عجائبات ہین -

کل یا پرسون ایک نیچری کا خط آیا کہ میرے نزدیک تو انسان کے واسطے خدا شناسی ممکن ہی نہین ہے تو بات یہی ہے کہ جب روحانی حصہ نہ دیا جاوے تب تک کیا پتہ لگتا ہے انسان کا خاصہ علم ہی ہے اگر علم نہ ہو تو صرف جسد ہی ہوا -

دو آدمی سعید ہوتے ہین ایک تو وہ جن کا اللہ تعالیٰ بالذات رفع حجاب کرتا ہے اور اپنی خدائی طاقتون سے اپنی ہستی اونپر کہولدیتا ہے -

دوسرے وہ جو ایسے آدمیون کی صحبت مین رہ کر اون سے مستفید ہوتے ہین جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی جماعت کہ ان کے تمام حجاب رسول اللہ صلی اللہ کی برکت سے رفع ہوئے اور عظیم الشان نشانون سے خدا نے اپنی ہستی کو کہول دیا اور کامل معرفت ان کو ملی - مگر بیہودہ فلسفیون سے ہرگز ممکن نہین کہ یہ ایمانی حالت ان کو نصیب ہو یہان تو ایک چولہ بدلکر دوسرا اسے پہنا دیتا ہے اور اسے ایک خوق العادت طاقت دی جاتی ہے کوئی فلاسفر نہین گذرا کہ جسے یہ طاقت ملی ہو افلاطون وغیرہ بھی اس سے بے نصیب رہے

پاکیزگی کی وراثت بجز انبیا کے نہین آئی اور فلسفیون وغیرہ مین بجز تکبر کے اور کچھہ نہین ہوتا -

دنیا کی مصنوعات مین زیادہ تر مشغول ہونے سے دین کی پہلو مین ضرور کمزوری ہوا کرتی ہے - سچی بات تھی ہے کہ انسان لمبی صحبت مین رہے چند ایک نمونہ جب آ سے مل جاتے ہین تو پھر ٹھیک ہو جاتا ہے -

تعبیر

خواب مین نماز پڑہنے اور شیرینی کہانے کی تعبیر مین حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے یہ معنے ہین کہ خدا تعالیٰ کسی وقت چاہیگا تو نماز مین حلاوت عطا کریگا -

نیست یدا ابی لہب خواب مین پڑہنے پر فرمایا کہ کسی دشمن پر فتح ہوگی -

فرمایا خوابون کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہین ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک ایک گوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہون - ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو مین اس کی تعبیر اور بیان کرتا مگر تو اس تعبیر کے لائق نہین ہے اس لئے سن کہ گوڑے اور کہاد سے مراد تو دنیا ہے کہ جس مین تو موجود نرہ ہے اور ننگے ہونے سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگون پر کھلے ہین کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح لوگ تیری خوبیان دیکھ رہے ہین تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کے خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور

پھر اس کے بعد روح کا ذکر چلا اور ایک شخص نے اس کے متعلق سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شے نے پیدا ہونا ہوتا ہے تو روح کی استعداد اوس شے مین ساتھہ ساتھہ چلی آتی ہے - جیسے جیسے وہ طیار ہوتی جاتی ہے اور جب وہ عین لائق ہوتا ہے تو خدا اوس پر فیضان کرتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے ثم انشانا خلقاً آخر پ ۱۸ ا - مین نے ایک انڈے کو ایکدفعہ پیالی مین توڑا دیکھا تو اس کی زردی اور سفیدی پانی کی طرح ہوئی ہوئی تھی اور اس کے درمیان مین ایک نقطہ خون کا تہا اس کے دانے کی طرح تہا اور اس کی کئی تارین کوئی کسی طرف کو اور کوئی کسی طرف کو نکلی ہوئی تہین اور سوائے اوس نقطہ کے اور کوئی حرکت اوس مین نہ تھی تو مین نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ خلق اشیاء کا سلسلہ ایسا نہین معلوم ہوتا کہ اول سر بنایا - پہر ہاتھ پہر پاؤن وغیرہ - بلکہ اس کی کارروائی یکسان ہوتی ہے اور سب کچھہ پہلے ہی سے ہوتا ہے صرف نشو و نما پاتا جاتا ہے مین نے بعض دائیون کو کہا ہوا تہا کہ جو بچے سقاط ہوا

ہوا کرتی تو دکہایا کرو تو مین نے بعض بچے دیکھے اون کا بھی سب اعضاء وغیرہ بنو بنائے تھے خدا کا یہ خلق معمار کی طرح نہین ہوتا کہ اول دیوارین بنائین پھر چوبارا بنایا پھر اوپر اور کچھ بنایا ۔ بلکہ چار ماہ کے بعد جب روح کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت انشاناہ خلقا آخر اس پر صادق آتا ہے تو بچہ حرکت کرنے لگتا ہے ۔

جیسے دنیا کے ۷ دن ہین یہ اشارہ اسی طرف ہے کہ دنیا کی عمر بھی ۷ ہزار برس ہے اور یہ کہ خدا نے دنیا کو ۶ دن مین بنا کر ساتوین دن آرام کیا اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ ہر ایک شئے چھ مراتب ہی طے کر کے مرتبہ تکمیل کا حاصل کرتی ہے نطفہ مین بھی اسی طرح ۶ مراتب ہین کہ انسان اول سلسلہ من طین ہوتا ہے ۔ پھر نطفہ پھر علقہ ۔ پھر مضغہ پھر عظاماً پھر لحمہ ۔ پھر سب کے بعد انشاناہ خلقا آخر اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہر سے کچھ نہین آتا بلکہ اندر ہی سے ہر ایک شئے نشو و نما ہوتی رہتی ہے ۔

آریون کا یہ اصول ہے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی روح اندر سے نکلکر اکاش مین رہتی ہے رات کو اوس کے ساتھ ملکر کسی پتے یا گہاس پر پڑتی ہے وہ پتہ یا گہاس کوئی کہا لیتا ہے تو اس کے ساتھ وہ روح بھی کھائی جاتی ہے جو کہ پھر دوسری جاندار شئے مین نمودار ہوتی ہے اب اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بچہ خلق اور خلق مین مان اور باپ ہر دو سے حصہ لیتا ہے اور جیسے جسمانی حصہ لیتا ہے ویسے ہی روحانی بھی لیتا ہے ۔ تفاوت مراتب کے لحاظ سے تناسخ کی ضرورت کو ماننا غلطی ہے یہ تو ہر ایک جگہ پایا جاتا ہے نباتات مین بھی ہم تفاوت مراتب کو دیکھتے ہین اور اسیطرح انسانون مین بھی ہے ۔

جس قدر بادشاہ اور راجہ ہین اگر وہ لوگ اس آرام کے ساتھ ایک مشقت عبادت کی نہ ملا دین گے تو وہ سخت عذاب پا وین گے خدا نے بعض کو خود مشقت دیدی ہے اور بعض کو نہین ۔ جو لوگ دنیا مین دولتمند ہین اور عیاشی اور فسق و فجور مین مبتلا ہین ان سے حساب ہوگا ۔ جیسے ایک انسان سرد پانی پیتا ہے مگر اپنے بھائی کو نہین دیتا تو سزا پاوے گا جس حال مین کہ آگے جا کر سب کمی بیشی پوری ہو جاتی ہے تو پھر اعتراض کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل موجود نہین کہ خدا ہے کشف و کرامات کے منکر ہین روح اور پرمانو کو انادی مانتے ہین اور کہتے ہین کہ صرف جوڑ جاڑ پرمیشر کرتا ہے ۔ ہم کہتے ہین کہ جب روح اپنے صفات مین پرمیشر کا محتاج نہین ہے اور نہ ذرات (پرمانو) پرمیشر کے محتاج ہین تو پھر جوڑنے مین اس کی کیون احتیاج ہو گی بلکہ جیسے وہ اپنے وجود اور صفات مین خود بخود ہین تو کیا وجہ ہے کہ آپس مین جڑ نہ سکتے ہون ۔ جب ایک انسان کا بدن اپنا ہے کپڑے اپنے ہین تو پہننے کے واسطے دوسرے کی کیا ضرورت ہے ۔ عیسائیون کی طرح ان کے ہاتھ مین بھی اعتراض ہی اعتراض ہین اسلام پر کثرت ازدواج کا اعتراض کرتے ہین حالانکہ کئی ہزار کرشن کی بیویان تہین +

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

+

فجر اول ایک خفیف خواب مین جو کشف کے رنگ مین تھی مجھے دکہایا گیا کہ مینے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کیطرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد مین ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین اور وہ یہ ہین ۔ یبدی لک الرحمان شیئا ۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ ۔ بشارۃ تلقاھا النبیون ۔

فرمایا کہ انکو آج ہی شایع کر دیا جاوے پھر نماز با جماعت پڑھکر تشریف لیگئے

قادیان مین عید الفطر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے لنگر خانہ مین نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول طیار ہوئے اور سب احباب نے تناول فرمائے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک دو ماسٹرون نے مدرسے کے مسکین اور یتیم طلباء کے واسطے صدقہ فطر جمع کیا جو کہ عید کی نماز سے پیشتر ہی ہر ایک مومن کو ادا کر دینا چاہیے ۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس مین ایک چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ مین تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہون نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی اور عید کی مبارکباد دی ۔ اتنے مین حکیم نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑہائی اور ہر دو رکعت مین سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیرین کہین اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اوٹھائے ۔

بعد ادائے نماز حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے لا اکراہ فی الدین سے لیکر اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون ۔ تک قرآن شریف پڑہکر اس پر ایک عجیب و غریب خطبہ پڑہا جو کہ ہم البدر کے دوسرے صفحون مین درج کرین گے بعد خطبہ تمام احباب منتشر ہو گئے +

ظہر اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپیٹا ہوا تھا فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے مین نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی ۔ اس مین الہام ہوا ہے ۔ (الہام)

’تاعود صحت‘

فرمایا کہ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے اس کے بعد نماز با جماعت گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے بعد ادائے نماز انجمن اشاعت اسلام کا جلسہ عصر تک مسجد مین رہا اور چند ایک امور فیصلہ ہوئے

عصر اس وقت بعد ادائے نماز با جماعت حضرۃ اقدس نے مجلس کی چند ایک احباب لاہور اور دیگر بلاد سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے رخصت حاصل کی ۔

سید ناصر شاہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمت بلند رکھنی چاہیے انسان اگر دنیوی امور مین ہمت ہار دے تو دینی امور مین بھی ہار دیتا ہے یہ عجیب چیز ہے کیونکہ وہ گواہی دیتی ہے کہ قویٰ ٹھیک ہین جو لوگ کم ہمت ہین انمین پست خیالی پیدا ہو جاتی ہے ۔ مسجدون کے ملان جو ہوتے ہین ان کو دیکھو ایک بار ہمارے میرزا صاحب (مرحوم) کے پاس یہان کا ایک ملان شکایت لایا کہ ہمارے جو گھر باہم تقسیم ہوئے ہین تو مجھے چھوٹے قد کے آدمیون کے گھر ملے ہین اور ان کے مرنے سے بہت چھوٹا کفن ملا ہے ۔

یہان تک حالت ان لوگون کی گر جاتی ہے کہ ایک ملان نے نماز جنازہ غلط پڑہائی جب کہا گیا تو جواب دیا کہ اس کی مشق نہین رہی ۔

غرض دنیا کے معاملہ مین ہمت نہ کی تو دین مین بھی پست ہمتی پیدا ہو جاتی ہے ۔ میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑہاتے ہین ان کے پیچھے نماز درست نہین وہ اپنی جمعرات کی روٹیون یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑہاتے ہین ۔ اگر نہ ملے تو چھوڑ دین ۔ معاش اگر نیک نیتی کے ساتھ حاصل کی جاوے تو عبادت ہی ہے ۔ جب آدمی کسی کام کے ساتھ موافقت کرے اور یکطرفہ اختیار کرے تو تکلیف نہین ہوتی وہ سہل ہو جاتا ہے ۔

مغرب و عشا چونکہ ماہ رمضان ختم ہو گیا اس لئے آج سے پھر حسب دستور سابقہ حضرت اقدس نے نماز مغرب مسجد مین با جماعت ادا کر کے ہر دو رکعت نماز سنت مسجد ہی مین ادا کین اور مجلس کی ۔ ایک

ہوا کرین نزول کہا کرو تو مین نے بعض بچے دیکھے ان کا بھی سب اعضاء وغیرہ بنو بنائے تھے خدا کا یہ خلق معمار کی طرح نہین ہوتا کہ اول دیواریں بنائیں پھر چوبارا بنایا پھر اوپر اور کچھ بنایا۔ بلکہ چار ماہ کے بعد جب روح کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت انشأناہ خلقاً آخر۔ اس پر صادق آتا ہے تو بچہ حرکت کرنے لگتا ہے۔

جیسے دنیا کے ۷ دن ہین یہ اشارہ اسی طرف ہے کہ دنیا کی عمر بھی ۷ ہزار برس ہے اور یہ کہ خدا نے دنیا کو ۶ دن مین بنا کر ساتوین دن آرام کیا اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ ہر ایک شئے چھ مراتب ہی طے کر کے مرتبہ تکمیل کا حاصل کرتی ہے نطفہ مین بھی اسی طرح ۶ مراتب ہین کہ انسان اول سلسلہ من طین ہوتا ہے۔ پھر نطفہ پھر علقہ۔ پھر مضغہ پھر عظاماً پھر لحمہ۔ پھر سب کے بعد انشأناہ خلقاً آخر۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہر سے کچھ نہین آتا بلکہ اندر ہی سے ہر ایک شئے نشو و نما ہوتی رہتی ہے۔

آریون کا یہ اصول ہے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی روح اندر سے نکلکر آکاش مین رہتی ہے رات کو اوس کے ساتھ ملکر کسی پتے یا گھاس پر پڑتی ہے وہ پتہ یا گھاس کوئی کہا لیتا ہے تو اس کے ساتھ وہ روح بھی کھائی جاتی ہے جو کہ پھر دوسری جاندار شئے مین نمودار ہوتی ہے اب اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بچہ خلق اور خلق مین ماں اور باپ ہر دو سے حصہ لیتا ہے اور جیسے جسمانی حصہ لیتا ہے ویسے ہی روحانی بھی لیتا ہے۔ تفاوت مراتب کے لحاظ سے تناسخ کی ضرورت کو ماننا غلطی ہے یہ تو ہر ایک جگہ پایا جاتا ہے نباتات مین بھی ہم تفاوت مراتب کو دیکھتے ہین اور اسیطرح انسانون مین بھی ہے۔

جس قدر بادشاہ اور راجہ ہین اگر وہ لوگ اس آرام کے ساتھ ایک مشقت عبادت کی نہ ملا دین گے تو وہ سخت عذاب پا دین گے خدا نے بعض کو خود مشقت دیدی ہے اور بعض کو نہین۔ جو لوگ دنیا مین دولت رکھتے ہین اور عیاشی اور فسق و فجور مین مبتلا ہین ان سے حساب ہوگا۔ جیسے ایک انسان سرد پانی پیتا ہے مگر اپنے بھائی کو نہین دیتا تو سزا پاوے گا جس حال مین کہ آگے جاکر سب کمی بیشی پوری ہو جاتی ہے تو پھر اعتراض کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل موجود نہین کہ خدا ہے کشف و کرامات کے منکر ہین روح اور پرمانو کو انادی مانتے ہین اور کہتے ہین کہ صرف جوڑ جاڑ پرمیشر کرتا ہے۔ ہم کہتے ہین کہ جب روح اپنے صفات مین پرمیشر کا محتاج نہین ہے اور نہ ذرات (پرمانو) پرمیشر کے محتاج ہین تو پھر جوڑنے مین اس کی کیون احتیاج ہوئی بلکہ جیسے وہ اپنے وجود اور صفات مین خود بخود ہین تو کیا وجہ ہے

کہ آپس مین جڑ نہ سکتے ہون۔ جب ایک انسان کا بدن اپنا ہے کپڑے اپنے ہین تو پہننے کے واسطے دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔ عیسائیون کی طرح ان کے ہاتھ مین بھی اعتراض ہی اعتراض ہین اسلام پر کثرت ازدواج کا اعتراض کرتے ہین حالانکہ کئی ہزار کرشن کی بیویان تہین +

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

+

فجر

اول ایک خفیف خواب مین جو کشف کے رنگ مین تھی مجھے دکہایا گیا کہ مینے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کیطرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد ہین ذیل مین لکھی جاتی ہین اور وہ یہ ہین۔ یبدی لک الرحمان شیئاً۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ بشارة تلقاھا النبیون۔

فرمایا کہ انکو آج ہی شایع کر دیا جاوے پھر نماز باجماعت پڑھکر تشریف لیگئے

قادیان میں عید الفطر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے لنگر خانہ مین نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول طیار ہوئے اور سب احباب نے تناول فرمائے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک دو ماسٹرون نے مدرسہ کے مسکین اور یتیم طلباء کے واسطے صدقہ فطر جمع کیا جو کہ عید کی نماز سے پیشتر ہی ہر ایک مومن کو ادا کر دینا چاہئے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس مین ایک چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ مین تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہون نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی اور عید کی مبارکباد دی۔ اتنے مین حکیم نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑہائی اور ہر دو رکعت مین سورہ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیرین کہین اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اوٹھائے۔

بعد ادائے نماز حضرة حکیم نور الدین صاحب نے لا اکراہ فی الدین سے لیکر اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ تک قرآن شریف پڑھکر اس پر ایک عجیب و غریب خطبہ پڑھا جو کہ ہم البدر کے دوسرے صفحون مین درج کرین گے بعد خطبہ تمام احباب منتشر ہو گئے +

ظہر

اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے مین نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی۔ اس مین الہام ہوا ہے۔ (الہام)

'تاعود صحت'

فرمایا کہ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے اس کے بعد نماز باجماعت گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے بعد ادائے نماز انجمن اشاعت اسلام کا جلسہ عصر تک مسجد مین رہا اور چند ایک امور فیصلہ ہوئے

عصر

اس وقت بعد ادائے نماز باجماعت حضرة اقدس نے مجلس کی چند ایک احباب لاہور اور دیگر بلاد سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے رخصت حاصل کی۔

سید ناصر شاہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمت بلند رکھنی چاہئے انسان اگر دنیوی امور مین ہمت ہار دے تو دینی امور مین بھی ہار دیتا ہے یہ عجیب چیز ہے کیونکہ وہ گواہی دیتی ہے کہ قوی ٹھیک ہین جو لوگ کم ہمت ہین انمین پست خیالی پیدا ہو جاتی ہے۔ مسجدون کے ملاں جو ہوتے ہین ان کو دیکھو ایک بار ہمارے مرزا صاحب (مرحوم) کے پاس یہان کا ایک ملاں شکایت لایا کہ ہمارے جو گھر باہم تقسیم ہوئے ہین تو مجھے چھوٹے قد کے آدمیون کے گھر ملے ہین اور ان کے مرنے سے بہت چھوٹا کفن ملا ہے۔

یہان تک حالت ان لوگون کی گر جاتی ہے کہ ایک ملاں نے نماز جنازہ غلط پڑہائی جب کہا گیا تو جواب دیا کہ اس کی مشق نہین رہی۔

غرض دنیا کے معاملہ مین ہمت نہ کی تو دین مین بھی پست ہمتی پیدا ہو جاتی ہے۔ میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑہاتے ہین ان کے پیچھے نماز درست نہین وہ اپنی جمعرات کی روٹیون یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑہاتے ہین۔ اگر نہ ملے تو چھوڑ دین۔

معاش اگر نیک نیتی کے ساتھ حاصل کی جاوے تو عبادت ہی ہے۔ جب آدمی کسی کام کے ساتھ موافقت کرے اور یکا راہ اختیار کرے تو تکلیف نہین ہوتی وہ سہل ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشا

چونکہ ماہ رمضان ختم ہو گیا اس لئے آج سے پھر حسب دستور سابقہ حضرت اقدس نے نماز مغرب مسجد مین باجماعت ادا کر کے ہر دو رکعت نماز سنت مسجد ہی مین ادا کین اور مجلس کی۔ ایک

+ حضرت اقدس ؑ نے تشریف لاتے ہی یہ رویا سنائی تھی۔

صاحب نے اپنا ایک خواب سنایا جسمین انہون نے انگھوٹھی دیکھی تو حضرت نے فرمایا کہ انگھوٹھی سے مراد یہ ہے کہ انسان اوسی حلقہ میں آجاتا ہے۔

سید عبد القادر صاحب فرماتی ہین کہ مین نے ایک دفعہ اللہ تعالی کو اپنی مان کی شکل پر دیکھا مگر مین نے (یعنے خود حضرت اقدس نے) ایک دفعہ اللہ تعالے کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا - یہ تمام خدا تعالے کے تمثلات ہوتے ہین ورنہ وہ تو تجسم سے پاک ہے - پیغمبر خدا نے ایک دفعہ خدا کا ہاتھ اپنے شانہ پر دیکھا -

آج کے الہامات مین خدا نے فرمایا ہے یبدی لک الرحمٰن شیئًا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مخفی ہی جو کہ ظاہر ہوگا - خدا کے چھپانے مین بھی ایک عظمت ہوتی ہے اور خدا کا چھپانا ایسا ہے جیسے کہ جنت کی نسبت فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین - (کہ کوئی جی نہیں جانتا کہ کیسی کیسی قرۃ اعین ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہی) دراصل چھپانے مین بھی ایک قسم کی عزت ہوتی ہے جیسے کھانا لایا جاتا ہے تو اس پر دستر خوان وغیرہ ہوتا ہے تو یہ ایک عزت کی علامت ہوتی ہے ما اخفی لھم بھی دلالت کرتا ہے کہ مین تمہارے لئے کچھ ظاہر کرون گا یعنی کوئی شے ہے کہ اس وقت چھپائی ہوئی ہے +

مین سمجھتا ہون کہ ہماری جماعت نصائح سے درست نہ ہوگی بلکہ نشانون سے درست ہوگی - دہریت کی جڑ جب اندر ہوتی ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ اثر نہین ہوا کرتا خدا کو خدا کے ہی ذریعے سے پہچان سکتے ہین - دنیا مین جس شئے کی معرفت انسان کو حاصل ہوجاتی ہے تو اس کی عظمت بھی اوس پر کھل جاتی ہے اوس وقت وہ اس سے متاثر ہوتا ہے - جیسے دریا مین اپنے آپ کو دیدہ دانستہ نہین ڈالتا شیر سامنے ہو تو اس کے مقابل نہین جاتا جس جگہ سانپ کا خطرہ ہو وہان نہین گھستا اور ایک مقام پر بجلی پڑتی ہو تو وہان سے بھاگتا ہے ایک طرف تو یہ لوگ دعوی امت کا کرتے ہین دوسری طرف کرتوت ایسے ہین (کہ خدا پناہ دے) تو اس کے کیا معنے ہوئے - ایک میرا گذشتہ ایام کا الہام ہے یہان ذکر کرنا یاد نہ رہا وہ یہ ہے (الہام)

انی انا الصاعقه

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کا نیا اسم ہے آج تک کبھی نہیں سنا - حضرۃ اقدس نے فرمایا بیشک - اسیطرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہین وہ بھی ہین - جیسے افطر و اصوم یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہین گویا خدا فرماتا ہے کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہون گے کچھ حصہ چپ رہون گا یعنی روزہ رکھون گا اور کچھ افطار کرون گا اور یہی واقعہ ہم چند سال سے دیکھتے ہین - شدت گرمی اور شدت سردی کے موسم مین طاعون دب جاتی ہے گویا وہ اصوم کا وقت ہے اور فروری - مارچ - اکتوبر وغیرہ مین زور کرتی ہے وہ گویا افطار کا وقت ہوتا ہے اور اسی لطیف کلام مین سے ہے انی انا الصاعقه

ایک نے عرض کی نماز مین لذت کچھ نہین آتی حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز نماز بھی ہو - نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے ایک ہندو اگر نماز پڑھیگا تو اسے کیا فائدہ ہوگا جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھیگا کہ نماز مین کیسی لذت ہے - اور اس سے اول معرفت ہے جو خدا کے فضل سے آتی ہے اور کچھ اس کی طینت سے آتی ہے جو محمود فطرۃ والے مناسب حال اس کے فضل کے ہوتے ہین اور اس کے اہل ہوتے ہین اونہی پر فضل ہوا کرتا ہے ہان یہ بھی لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ مین کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ مین بھی کرے پنجابی مین ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہین کہ دعا کرو - دعا کرنا تو مرنا ہوتا ہے اس (پنجابی مصرعہ کے) یہی معنے ہین - کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا مین ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے - مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پیکر اگر دعوی کرے کہ میری پیاس بجھ گئی یا اُسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے ہان اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس کی بات کی تصدیق ہوگی - پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ ایک رنگ مین جب دعا کیجاتی ہے - حتی کہ روح گداز ہوکر آستانہ الہی پر گر پڑتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالے یا تو اُسے قبول کرتا ہے اور یا جواب دیتا ہے +

اس مقام پر سائل نے کہا کہ جواب کیسے دیتا ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بات کرکے بتلا دیتا ہے - سائل نے کہا کہ خدا کیسے بات کرتا ہے فرمایا کہ خدا کے فرشتے کلام کرتے ہین اکثر دفعہ فرشتون نے ہمارے ساتھ کلام کی ہے - مکالمات الہیہ مین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی زبان پر کلام جاری کر رہا ہے اور وہ ایسی طاقت اور شدت سے ہوتی ہے جیسے ایک فولادی میخ دھنسی جاتی ہے ایسی لطافت ہوتی ہے کہ گویا خدا کا کلام ہے +

نماز پڑھو تدبر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان مین دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے اس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہونچو کہ جس سے رقت پیدا ہوجاوے یہ بات اختیاری نہین ہوتی خدا تعالی کی طرف سے ہی ترشحات پیدا ہوتے ہین - اس کوچہ مین اول انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہوگی تو پھر سمجھیگا - جب اجنبیت جاتی رہیگی اور نظارہ قدرت الہی دیکھ لیویگا تو پھر پیچھا نہ چھوڑیگا - قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ مین جب ایکدفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کیطرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے - اصل مین سب لذات خدا کی محبت مین ہین - ملعون لوگ (یعنی جو خدا سے دور ہین) جو زندگی بسر کرتے ہین وہ کیا زندگی ہے بادشاہ اور امیر ہین کی کیا زندگیان ہین مثل بہائم کے ہین جب انسان مومن ہوتا ہے تو خود اُن سے نفرت کرتا ہے - دلی کے جلسے مین جو لوگ بڑے شوق سے جاتے ہین سوائے اس کے کہ وہان بعض مسخ شدہ شکلون کو دیکھین اور کیا دیکھینگے - یہ لوگ ایسے دور دراز خیالات مین آکر پڑے ہین کہ جب فرشتہ آکر جان نکالیگا تو اوس وقت ان کو حسرۃ ہوگی +

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل مین ہونے کے اول نشانی یہ ہے کہ انسان ان تمام کو مثل کیڑون کے خیال کرے ان کو دیکھکر دل مین نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس، پہنکر گھوڑون پر سوار ہین درحقیقت ان لوگون کی قسمت بد اور کتون کی سی زندگی ہی (کہ مردار دنیا پر دانت مار رہے ہین) انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو ان کو دیکھے جو منقطعین ہین اور خدا کی طرف آگئے ہین اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے ان کی زیارت سے مصائب دور ہوتے ہین جو شخص رحمت والے کے پاس آویگا تو وہ رحمت کے قریب تر ہوگا اور جو ایک لعنتی کے پاس جاویگا وہ لعنت کے قریب تر ہوگا - دنیا مین بھی یات غور کے قابل ہی خدا تعالی فرماتا ہے کونو مع الصادقین یعنی ای بندو تمہارا بچاؤ اسی مین ہے کہ صادقون کے ساتھ ہوجاؤ - پھر نماز کی حلاوت کے سوال پر فرمایا کہ نشو و نما رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہے یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ یہان آگئے اگر خدا نہ چاہتا تو آپ کیا کرتے - ممکن تھا کہ اول دلی کی طرف جاتے تو وہان سے سوائے لاف وگزاف کے کیا ساتھ لے جاتے - یا چند ایک تماشہ شعبدہ بازی کے دیکھ لیتے - سائل نے عرض کی کہ میرا خیال تھا کہ آپ ضرور جلسہ دہلی مین ہون گے آپکا کیمپ معہ اپنی جماعت کے الگ ہوگا - حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہم ان باتون سے ایسے متنفر ہین کہ ان کے خیمے ہمارے نزدیک بھی ہون تو

صاحب نے اپنا ایک خواب سنایا جسمین انہون نے انگھوٹھی دیکھی تو حضرت نے فرمایا کہ انگھوٹھی سے مراد یہ ہے کہ انسان اوسی حلقہ میں آجاتا ہے۔

سید عبد القادر صاحب فرماتے ہین کہ مین نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مان کی شکل پر دیکھا مگر مین نے (یعنے خود حضرت اقدس نے) ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔ یہ تمام خدا تعالیٰ کے تمثلات ہوتے ہین ورنہ وہ تو تجسم سے پاک ہے۔ پیغمبر خدا نے ایک دفعہ خدا کا ہاتھ اپنے شانہ پر دیکھا۔

آج کے الہامات مین خدا نے فرمایا ہے یبدی لک الرحمن شیئاً اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مخفی ہی جو کہ ظاہر ہوگا۔ خدا کے چھپانے مین بھی ایک عظمت ہوتی ہے اور خدا کا چھپانا ایسا ہے جیسے کہ جنت کی نسبت فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ (کہ کوئی جی نہیں جانتا کہ کیسی کیسی قرۃ اعین ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہی) دراصل چھپانے مین بھی ایک قسم کی عزت ہوتی ہے جیسے کھانا لایا جاتا ہے تو اس پر دسترخوان وغیرہ ہوتا ہے تو یہ ایک عزت کی علامت ہوتی ہے ما اخفی لھم بھی دلالت کرتا ہے کہ مین تمہارے لئے کچھ ظاہر کرونگا یعنی کوئی شے ہے کہ اس وقت چھپائی ہوئی ہے +

مین سمجھتا ہون کہ ہماری جماعت نصایح سے درست نہ ہوگی بلکہ نشانون سے درست ہوگی۔ دہریت کی جڑ جب اندر ہوتی ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ اثر نہین ہوا کرتا خدا کو خدا کے ہی ذریعے سے پہچان سکتے ہین۔ دنیا مین جس شے کی معرفت انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو اس کی عظمت بھی اوس پر کھل جاتی ہے اوس وقت وہ اس سے متاثر ہوتا ہے۔ جیسے دریا مین اپنے آپ کو دیدہ دانستہ نہین ڈالتا شیر سامنے ہو تو اس کے مقابل نہین جاتا جس جگہ سانپ کا خطرہ ہو وہان نہین گھستا اور ایک مقام پر بجلی پڑتی ہو تو وہان سے بھاگتا ہے ایک طرف تو یہ لوگ دعوی امت کا کرتے ہیں دوسری طرف کرتوت ایسے ہین (کہ خدا پناہ دے) تو اس کے کیا معنے ہوئے۔ ایک میرا گذشتہ ایام کا الہام ہے یہان ذکر کرنا یاد نہ رہا وہ یہ ہے (الہام)

انی انا الصاعقہ

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا اسم ہے آج تک کبھی نہیں سنا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا بیشک۔ اسیطرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہین وہ بھی ہین۔ جیسے افطر واصوم یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہین گویا خدا فرماتا ہے کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہون گے کچھ حصہ چپ رہون گا یعنی روزہ رکھون گا اور کچھ افطار کرون گا اور یہی واقعہ ہم چند سال سے دیکھتے ہین۔ شدت گرمی اور شدت سردی کے موسم مین طاعون دب جاتی ہے گویا وہ اصوم کا وقت ہے اور فروری۔ مارچ۔ اکتوبر وغیرہ مین زور کرتی ہے وہ گویا افطار کا وقت ہوتا ہے اور اسی لطیف کلام مین سے ہے انی انا الصاعقہ

ایک نے عرض کی کہ نماز مین لذت کچھ نہین آتی

حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز نماز بھی ہو۔ نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے ایک ہندو اگر نماز پڑھیگا تو اُسے کیا فائدہ ہوگا جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھیگا کہ نماز مین کیسی لذت ہے۔ اور اس سے اول معرفت ہے جو خدا کے فضل سے آتی ہے اور کچھ اس کی طینت سے آتی ہے جو محمود فطرۃ والے مناسب حال اس کے فضل کے ہوتے ہین اور اس کے اہل ہوتے ہین اونہی پر فضل ہوا کرتا ہے ہان یہ بھی لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ مین کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ مین بھی کرے پنجابی مین ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہین کہ دعا کرو۔ دعا کرنا تو مرنا ہوتا ہے اس (پنجابی مصرعہ کے) یہی معنے ہین۔ کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا مین ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پیکر اگر دعوی کرے کہ میری پیاس بجھ گئی یا اُسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے ہان اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس کی بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھہ ایک رنگ مین جب دعا کیجاتی ہے۔ حتی کہ روح گداز ہوکر آستانہ الہی پر گر پڑتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الہی سنت یہی کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اُسے قبول کرتا ہے اور یا جواب دیتا ہے۔

اس مقام پر سائل نے کہا کہ جواب کیسے دیتا ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بات کر کے بتلا دیتا ہے۔ سائل نے کہا کہ خدا کیسے بات کرتا ہے فرمایا کہ خدا کیا فرشتے کلام کرتے ہین اکثر دفعہ فرشتون نے ہمارے ساتھہ کلام کی ہے۔ مکالمات الہیہ مین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان پہ کلام جاری کر رہا ہے اور وہ ایسی طاقت اور شدت سے ہوتی ہے جیسے ایک فولادی میخ ٹھنکی جاتی ہے۔ ایسی لطافت ہوتی ہے کہ گویا خدا کا کلام ہے +

نماز پڑھو تدبر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان مین دعا مانگنی مطلق حرام نہین ہے جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھی موقعہ دیا گیا ہے اس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہونچو کہ جس سے رقت پیدا ہو جاوے یہ بات اختیاری نہین ہوتی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ترشحات پیدا ہوتے ہین۔ اس کوچہ مین اول انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہوگی تو پھر سمجھیگا۔ جب اجنبیت جاتی رہیگی اور نظارہ قدرت الہی دیکھ لیویگا تو پھر پیچھا نہ چھوڑیگا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ مین جب ایکدفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کیطرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے۔ اصل مین سب لذات خدا کی محبت مین ہین۔ ملعون لوگ (یعنی جو خدا سے دور ہین) جو زندگی بسر کرتے ہین وہ کیا زندگی ہے بادشاہ اور سلاطین کی کیا زندگیان ہین مثل بہائم کے ہین جب انسان مومن ہوتا ہے تو خود اُن سے نفرت کرتا ہے۔ دہلی کے جلسے مین جو لوگ بڑے شوق سے جاتے ہین سوائے اس کے کہ وہان بعض مسخ شدہ شکلون کو دیکھین اور کیا دیکھینگے۔ یہ لوگ ایسے دور دراز خیالات مین آکر پڑے ہین کہ جب فرشتہ آکر جان نکالینگے تو اوس وقت ان کو حسرۃ ہوگی +

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل مین ہونے کے اول نشانی یہ ہے کہ انسان ان تمام کو مثل کیڑون کے خیال کرے ان کو دیکھکر دل مین نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس پہنکر گھوڑون پر سوار ہین درحقیقت ان لوگون کی قسمت بد اور کتون کی سی زندگی ہی (کہ مردار دنیا پر دانت مار رہے ہین) انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو ان کو دیکھے جو منقطعین ہین اور خدا کی طرف آگئے ہین اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے ان کی زیارت سے مصائب دور ہوتے ہین جو شخص رحمت والے کے پاس آویگا تو وہ رحمت کے قریب تر ہوگا اور جو ایک لعنتی کے پاس جاویگا وہ لعنت کے قریب تر ہوگا۔ دنیا مین یہی بات غور کے قابل ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونو مع الصادقین یعنی ای بندو تمہارا بچاؤ اسی مین ہے کہ صادقون کے ساتھہ ہو جاؤ۔ پھر نماز کی حلاوت کے سوال پر فرمایا کہ خشوع و نماز رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہے یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ یہان آگئے اگر خدا نہ چاہتا تو آپ کیا کرتے۔ ممکن تھا کہ اول دلی کی طرف جاتے تو وہان سے سوائی لاف وگزاف کے کیا ساتھہ لے جاتے۔ یا چند ایک تماشہ شعبدہ بازی کے دیکھ لیتے۔ سائل نے عرض کی کہ میرا خیال تھا کہ آپ ضرور جلسہ دہلی مین ہون گے آپکا کیمپ معہ اپنی جماعت کے الگ ہوگا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہم ان باتون سے ایسے متنفر ہین کہ ان کے خیمے ہمارے نزدیک بھی ہون تو

درس قرآن

جیسے کہ ہم البدر نمبر ۱۰ مین ظاہر کر چکے ہین کہ البدر مین آئندہ ایک حصہ درس قرآن کا ہوا کرے گا اوس وعدے کے مطابق آج ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے توفیق پا کر درس قرآن کی ابتدا کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ اس مین استقامت عطا فرماوے اور ہمین اور ہمارے ناظرین کو اس پر عمل کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ قرآن کریم سے کون فائدہ اٹھا سکتے ہین وہی جو مطہر ہون لا یمسہ الا المطہرون قرآنی علوم سے کون بہرہ ور ہو سکتے ہین وہی جو متقی ہون واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کسی امر حق کا سکہلا دینا آسان پڑھ لینا آسان۔ مگر مشکل اگر صرف عملدرآمد مین پڑتی ہے سو جہان تک ہو سکے اس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالےٰ سے طلب کرنی چاہئے اسی قرآن کو اس زمانے مین ترک کیا گیا تہا اور اسی پر عملدرآمد کرانے کے واسطے اور اس کے فیوض اور برکات کو دکہلانے کے واسطے اور اسی کے لانے والے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے ہمارے مخدوم اور مولانا حکیم نور الدین صاحب جو قرآن کریم کے سچے عاشق ہین اور جن کی رات دن بڑی آرزو یہی ہے کہ کاش اہل اسلام اس مہیمن کتاب پر کاربند ہوتے۔ ان کے درس قرآن سے یہ نوٹ لئے جاتے ہین۔ حکیم صاحب موصوف کا دستور ہے کہ ہمیشہ عصر کی نماز کے بعد آپ قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ مین درس دیا کرتے ہین اور اکثر ایک رکوع ہر روز سنایا کرتے ہین اور اس سنانے مین آپ کی غرض یہی ہوتی ہے کہ پیغام الٰہی لوگون تک پہنچایا جاوے تاکہ وہ اس پر عملدرآمد کر کے خدا تعالیٰ کی رضامندی کو حاصل کرین حکیم صاحب کا وجود قادیان مین ایک بڑی بہاری نعمت ہے جس کا شکریہ ہم سب پر واجب ہے۔ صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کر کے ہم ایسے معلم کو حاصل نہیں کر سکتے جو کہ دردِ دل اور اخلاص اور محبت سے صرف ہماری بہلائی کے لئے خدا کا پاک کلام سنائے حکیم صاحب کوئی اجر اس پر نہین چاہتے اور آپ بارہا اس امر کا تذکرہ فرمایا کرتے ہین کہ ہم صرف اللہ کی رضامندی کے لئے تم کو سناتے ہین +

حکیم صاحب جیسے متبحر عالم کے وعظ اور لکچر اور درس قرآن کو لوگ ہزار ہا روپیہ صرف کر کے بھی اوس طرح نہین سن سکتے جسطرح اہل قادیان ہر روز سن رہے ہین مگر کیا ہی خوشی کا مقام ہے کہ اب البدر کے ذریعہ بیرونجات کی احمدیہ احباب اس سے مستفیض ہون گے اور یہ خدا کا کلام جسطرح یہان سنایا جاتا ہے انشاء اللہ انہی الفاظ مین اب اون تک پہونچا کریگا آپکا خادم اس خدمت کے صلہ میں اس کے سوا کچھ نہین چاہتا ہے کہ اس کے حق مین دعا فرمائی جاوے کہ خدا اُسے اس خدمت کے بجا لانے مین استقامت عطا فرماوے اور اس کی دستگیری کرے اور اس کے اس عمل کو اپنی رضامندی کا موجب بنا دے اس خدمت سے وہ بذات خود معہ اپنے دیگر دینی بہائیون کے مستفید ہو اور ہم سب کو کتاب اللہ پر عمل کی توفیق عطا ہو + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

سورۃ الفاتحہ

اس سورۃ شریف کا نام ام الکتاب اور سبع من المثانی بھی ہے۔ یہ سورۃ شریف ایک متن ہے اور قرآن شریف اس کی تفسیر ہے۔

کلام — کی تین اقسام ہین۔

اول ۔ بعض نافہم اور ناخواندہ لوگ اس بات سے ناواقف ہوتے ہین کہ سرکار و دربار مین کس طرح اور کس مضمون کی درخواست دی جاوے تو اس لئے کوئی دوسرا شخص جو دربار کے آداب اور قانون سے واقف ہو تو اگر وہ ایسی عرضی لکہدیوے یا وہ مضمون بتلا دیوے جس کی دربار مین شنوائی ہو سکے اور اگرچہ مدعا اور آرزو وہی سائل کا اپنا ہو تو ایسے بتلانے والے اور لکہدینے والے کو مجرم نہین قرار دیا جاتا +

دنیا کی گورنمنٹ جو کہ آسمانی گورنمنٹ کا ظل ہوتی ہے انین بھی ایسے قواعد ہوتے ہین۔ بعض فارمین چھپی ہوئی ہوتی ہین ان پر صرف سائل کے دستخط کرا لئے جاتے ہین اس کی مثال قرآن شریف مین یہ سورۃ ہے جو بطور عرضی کے ہمکو عطا ہوئی

دوم ۔ جو لوگ حکام کی پیشی مین بعہدہ سررشتہ دار وغیرہ ہوتے ہین وہ کوئی حکم باضابطہ حاکم کی طرف سے اجازہ پاکر لکہا کرتے ہین وہ بھی اصلی حاکم کا حکم ہی سمجھا جاتا ہے اس کی مثال قرآن شریف مین یہ ہے قل یٰعبادی الذین اسرفوا۔

سوم ۔ بعض اوقات خود حاکم اپنی پروانہ جات سے براہ راست حکم سنا دیتا ہے اس کی مثال سارا قرآن کریم علی العموم ہے کلام کی ان تین قسمون سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ سورۃ فاتحہ مین اور قرآن مین ایاک نعبد و ایاک نستعین اور دیگر دعاؤن وغیرہ کے الفاظ اس لحاظ سے محل اعتراض نہین ہو سکتے کہ جس حالت مین قرآن شریف خدا پاک کا کلام ہے تو اس مین ایسی عبارتین کیون موجود ہین جو کہ بندون کی زبانی ہونی چاہئے تہین گویا اس طریق سے خدا تعالےٰ نے ایک ادب اور طریق بارگاہ عالی مین دعا کرنے کا بتلا دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — **ترجمہ** ۔ اللہ کی عظمت اور بڑائی سے شروع کرتا ہون جو بن مانگے دینے والا اور سچی محنتون پر عمدہ نتائج مرتب کرنے والا ہے۔

ہر ایک سچی اور آسمانی کتاب اگر اپنی اصلی زبان مین ہو تو اوس کے ابتدا مین حرف **ب** ہی ہوگا +

ب ۔ کے تین معنے یہان ہو سکتے ہین۔ **اول** بسبب ۔ **دوم** ۔ ساتھ ۔ **سوم** ۔ قسم ۔

اسم کا لفظ **سمو** سے نکلا ہے اور اس کے معنے بڑائی کے ہین تو اب بسم کے معنے ہوئے بسبب عظمت الٰہی ۔ یا ساتھ عظمت الٰہی

اللہ جامع جمیع صفات کاملہ ۔ اور ہر ایک بدی سے منزہ ۔ ایسی ذات جس کی عبادت مین کوئی شامل نہ کیا جاوے۔

الرحمٰن ۔ بلا کسی قسم کی کوشش اور استدعا کے انعام کرنے والی ذات ۔ بن مانگے دینے والا۔

الرحیم ۔ اللہ تعالےٰ نے جو اسباب یا ذرائع کسی نتیجہ کے حاصل کرنے کے واسطے بنائے ہین ۔ ان کو عمل مین لانے سے وہ نتائج عطا کرنے والا ۔ انسان کی سچی محنتون اور کوششون پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا۔

الحمد ۔ بمعنے سب ۔ وہ ۔ خاص ۔ اور حمد کسی کی اچھی اختیاری کام پر اس کی تعریف کرنا اس لئے الحمد کے معنے وہ خاص تعریفین جو کسی کے اختیاری کام پر سرزد ہون

للہ ۔ واسطے اللہ کے یا اللہ کے لئے۔

رب ۔ بتدریج کمال کو پہنچانے والا۔

عالمین ۔ جمع ہے عالم کی جو اسم آلہ ہے ما یعلم بہٖ جس کے ذریعے سے علم آتا ہے۔

مالک ۔ یعنی وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مالکانہ سلوک کرتا ہے +

یوم — بمعنے وقت
دین — جزا و سزا

اہل عرب بُرے کامون کو اور جن کامون کے نتائج بد ہون ان کو رات سے منسوب کیا کرتے ہین اور اچھے کامون پر یوم کا لفظ استعمال کرتے ہین چونکہ اللہ تعالےٰ کی جزا سزا مین نتائج بد نہین ہین لہٰذا الیوم کا لفظ یہان استعمال کیا +

(باقی آئندہ)

(31)

درس قرآن

جیسے کہ ہم البدر نمبر ۱۰ مین ظاہر کر چکے ہین کہ البدر مین آئندہ ایک حصہ درس قرآن کا ہوا کرے گا اوس وعدے کے مطابق آج ہم اللہ تعالے کے فضل سے توفیق پاکر درس قرآن کی ابتدا کرتے ہین۔ خدا تعالے اس مین استقامت عطا فرماوے اور ہمین اور ہمارے ناظرین کو اس پر عمل کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ قرآن کریم سے کون فائدہ اٹھا سکتے ہین وہی جو مطہر ہون لا یمسہ الا المطہرون قرآنی علوم سے کون بہرہ ور ہو سکتے ہین وہی جو متقی ہون واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کسی امر حق کا سکہلا دینا آسان پڑھ لینا آسان۔ مگر مشکل اگر صرف عملدرآمد مین پڑتی ہے سو جہان تک ہو سکے اس پر عملدرآمد کی توفیق اللہ تعالے سے طلب کرنی چاہئے اسی قرآن کو اس زمانے مین ترک کیا گیا تہا اور اسی پر عملدرآمد کرانے کے واسطے اور اس کے فیوض اور برکات کو دکہلانے کے واسطے اور اسی کے لانے والے یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے ہمارے مخدوم اور مولانا حکیم نورالدین صاحب جو قرآن کریم کے سچے عاشق ہین اور جن کی رات دن بڑی آرزو یہی رہتی ہے کہ کاش اہل اسلام اس ہمین کتاب پر کاربند ہوتے۔ ان کے درس قرآن سے یہ لوٹ لئے جاتے ہین حکیم صاحب موصوف کا دستور ہے کہ ہمیشہ عصر کی نماز کے بعد آپ قادیان دارالامان کی مسجد اقصٰی مین درس دیا کرتے ہین اور اکثر ایک رکوع ہر روز سنایا کرتے ہین اور اس سنانے مین آپ کی غرض یہی ہوتی ہے کہ پیغام الٰہی لوگون تک پہنچایا جاوے تاکہ وہ اس پر عملدرآمد کرکے خدا تعالٰی کی رضامندی کو حاصل کرین حکیم صاحب کا وجود قادیان مین ایک بڑی بہاری نعمت ہے جس کا شکریہ ہم سب پر واجب ہے۔ صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرکے ہم ایسے معلم کو حاصل نہیں کرسکتے جو کہ درد دل اور اخلاص اور محبت سے صرف ہماری بہلائی کے لئے خدا کا پاک کلام سنائے حکیم صاحب کو اجر اس پر نہین چاہتے اور آپ بارہا اس امر کا تذکرہ فرمایا کرتے ہین کہ ہم صرف اللہ کی رضامندی کے لئے تم کو سناتے ہین +

حکیم صاحب جیسے متبحر عالم کے وعظ اور لکچر اور درس قرآن کو لوگ ہزار ہا روپیہ صرف کرکے بھی اوس طرح نہین سن سکتے جسطرح اہل قادیان ہر روز سنا رہے ہین مگر کیا ہی خوشی کا مقام ہے کہ اب البدر کے ذریعہ بیرونجات کی احمدیہ احباب اس سے مستفیض ہون گے اور یہ خدا کا کلام جسطرح یہان سنایا جاتا ہے انشاء اللہ انہی الفاظ مین اب اون تک پہونچا کریگا آپکا خادم اس خدمت کے صلہ میں اس کے سوا کچھ نہین چاہتا ہے کہ اس کے حق مین دعا فرمائی جاوے کہ خدا اُسے اس خدمت کے بجالانے مین استقامت عطا فرماوے اور اس کی دستگیری کرے اور اس کے اس عمل کو اپنی رضامندی کا موجب بناوے اس خدمت سے وہ بذات خود معہ اپنے دیگر دینی بہائیون کے مستفید رہے اور ہم سب کو کتاب اللہ پر عمل کی توفیق عطا ہو + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

سورۃ الفاتحہ

اس سورۃ شریف کا نام ام الکتاب اور سبع من المثانی بھی ہے۔ یہ سورۃ شریف ایک متن ہے اور قرآن شریف اس کی تفسیر ہے۔

کلام — کی تین اقسام ہین۔

اول - بعض نافہم اور ناخواندہ لوگ اس بات سے ناواقف ہوتے ہین کہ سرکار و دربار مین کس طرح اور کس مضمون کی درخواست دی جاوے تو اس لئے کوئی دوسرا شخص جو دربار کے آداب اور قانون سے واقف ہو تو اگر وہ ایسی عرضی لکہدیوے یا وہ مضمون بتلادیوے جس کی دربار مین شنوائی ہو سکے اور اگرچہ مدعا اور آرزو دراصل سائل کا اپنا ہو تو ایسے بتلانے والے اور لکہدینے والے کو مجرم نہین قرار دیا جاتا + دنیاوی گورنمنٹ جوکہ آسمانی گورنمنٹ کا ظل ہوتی ہے انمین بھی ایسے قواعد ہوتے ہین۔ بعض فارمین چھپی ہوئی ہوتی ہین ان پر صرف سائل کے دستخط کرا لئے جاتے ہین اس کی مثال قرآن شریف مین یہ سورۃ ہے جو بطور عرضی کے ہمکو عطا ہوئی

دوم - جو لوگ حکام کی پیشی مین بعہدہ سررشتہ دار وغیرہ ہوتے ہین وہ کوئی حکم باضابطہ حاکم کی طرف سے اجازہ پاکر لکہا کرتے ہین وہ بھی اصلی حاکم کا حکم ہی سمجہا جاتا ہے اس کی مثال قرآن شریف مین یہ ہے قل یٰعبادی الذین اسرفوا۔

سوم - بعض اوقات خود حاکم اپنی پروانہ جات سے براہ راست حکم سنا دیتا ہے اس کی مثال سارا قرآن کریم علی العموم ہے کلام کی ان تین قسموں سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ سورۃ فاتحہ مین اور قرآن مین ایاک نعبد وایاک نستعین اور دیگر دعاؤن وغیرہ کے الفاظ اس لحاظ سے محل اعتراض نہین ہو سکتے کہ جس حالت مین قرآن شریف خدائے پاک کا کلام ہے تو اس مین ایسی عبارتین کیون موجود ہین جو کہ بندون کی زبانی ہونی چاہئے تہین گویا اس طریق سے خدا تعالے نے ایک ادب اور طریق بارگاہ عالی مین دعا کرنے کا بتلا دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ترجمہ۔ اللہ کی عظمت اور بڑائی سے شروع کرتا ہون جو بن مانگے دینے والا اور سچی محنتون پر عمدہ نتائج مرتب کرنے والا ہے۔

ہر ایک سچی اور آسمانی کتاب اگر اپنی اصلی زبان مین ہو تو اوس کے ابتدا میں حرف **ب** ہی ہوگا +

ب - کے تین معنے یہان ہو سکتے ہین۔ **اول** بسبب - **دوم** - ساتھ - **سوم** - قسم -

اسم کا لفظ سمو سے نکلا ہے اور اس کے معنے بڑائی کے ہین تو اب بسم کے معنے ہوئے بسبب عظمت الٰہی - یا ساتھ عظمت الٰہی

اللہ جامع جمیع صفات کاملہ - اور ہر ایک بدی سے منزہ - ایسی ذات جس کی عبادت مین کوئی شامل نہ کیا جاوے۔

الرحمٰن - بلا کسی قسم کی کوشش اور استدعا کے انعام کرنے والی ذات - بن مانگے دینے والا -

الرحیم - اللہ تعالے نے جو اسباب یا ذرائع کسی نتیجہ کے حاصل کرنے کے واسطے بنائے ہین - ان کو عمل مین لانے سے وہ نتائج عطا کرنے والا - انسان کی سچی محنتون اور کوششون پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا -

الحمد - بمعنے سب - وہ - خاص - اور حمد کسی کی اچھی اختیاری کام پر اس کی تعریف کرنا اس لئے **الحمد** کے معنے وہ خاص تعریفین جو کہ کسی کے اختیاری کام پر سرزد ہون

للہ - واسطے اللہ کے یا اللہ کے لئے -

رب - بتدریج کمال کو پہنچانے والا -

عالمین - جمع ہے عالم کی جو اسم آلہ ہے مایعلم بہ جس کے ذریعے سے علم آتا ہے -

مالک - یعنی وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مالکانہ سلوک کرتا ہے +

یوم — بمعنے وقت } اہل عرب برے کامون کو اور
دین — جزا و سزا } جن کامون کے نتائج بد ہون ان کو رات سے منسوب کیا کرتے

ہین اور اچھے کامون پر یوم کا لفظ استعمال کرتے ہین چونکہ اللہ تعالے کی جزا سزا مین نتائج بد نہین ہین لہذا یوم کا لفظ یہان استعمال کیا +

(باقی آئندہ)

درس قرآن

جیسے کہ ہم البدر نمبر ۱۰ مین ظاہر کر چکے ہین کہ البدر مین آئندہ ایک حصہ درس قرآن کا ہوا کرے گا اوس وعدے کے مطابق آج ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے توفیق پاکر درس قرآن کی ابتدا کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ اس مین استقامت عطا فرما وے اور ہمین اور ہمارے ناظرین کو اس پر عمل کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ قرآن کریم سے کون فائدہ اٹھا سکتے ہین وہی جو مطہر ہون لا یمسہ الا المطہرون قرآنی علوم سے کون بہرہ ور ہو سکتے ہین وہی جو متقی ہون واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کسی امر حق کا سکھلا دینا آسان پڑھ لینا آسان۔ مگر مشکل اگر صرف عملدرآمد مین پڑتی ہے سو جہان تک ہو سکے اس پر عملدرآمد کی توفیق اللہ تعالےٰ سے طلب کرنی چاہئے اسی قرآن کو اس زمانے مین ترک کیا گیا تھا اور اسی پر عملدرآمد کرانے کے واسطے اور اس کے فیوض اور برکات کو دکھلانے کے واسطے اور اسی کے لانے والے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے ہمارے مخدوم اور مولانا حکیم نورالدین صاحب جو قرآن کریم کے سچے عاشق ہین اور جن کی راتدن بڑی آرزو یہی ہے کہ کاش اہل اسلام اس مہیمن کتاب پر کاربند ہوویں ان کے درس قرآن سے یہ نوٹ لئے جاتے ہین۔ حکیم صاحب موصوف کا دستور ہے کہ ہمیشہ عصر کی نماز کے بعد آپ قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ مین درس دیا کرتے ہین اور اکثر ایک کوع ہر روز سنایا کرتے ہین اور اس سنانے مین آپ کی غرض یہی ہوتی ہے کہ پیغام الٰہی لوگون تک پہنچایا جاوے تاکہ وہ اس پر عملدرآمد کرکے خدا تعالیٰ کی رضامندی کو حاصل کرین حکیم صاحب کا وجود قادیان مین ایک بڑی بھاری نعمت ہے جس کا شکریہ ہم سب پر واجب ہے۔ صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرکے ہم ایسے معلم کو حاصل نہیں کرسکتے جو کہ درد دل اور اخلاص اور محبت سے صرف ہماری بھلائی کے لئے خدا کا پاک کلام سنانے حکیم صاحب کو کوئی اجر اس پر نہین چاہتے اور آپ بارہا اس امر کا تذکرہ فرمایا کرتے ہین کہ ہم صرف اللہ کی رضامندی کے لئے تم کو سناتے ہین*

حکیم صاحب جیسے متبحر عالم کے وعظ اور لکچر اور درس قرآن کو لوگ ہزار ہا روپیہ صرف کرکے بھی اوس طرح نہین سن سکتے جسطرح اہل قادیان ہر روز سن رہے ہین مگر کیا ہی خوشی کا مقام ہے کہ اب البدر کے ذریعہ بیرونجات کی احمدیہ احباب اس سے مستفیض ہون گے اور یہ خدا کا کلام جسطرح یہان سنایا جاتا ہے انشاء اللہ انہی الفاظ مین اب اون تک پہونچا کریگا آپکا خادم اس خدمت کے صلہ مین اس کے سوا کچھ نہین چاہتا ہے کہ اس کے حق مین دعا فرمائی جاوے کہ خدا اُسے اس خدمت کے بجالانے مین استقامت عطا فرماوے اور اس کی دستگیری کرے اور اس کے اس عمل کو اپنی رضامندی کا موجب بنا دے اس خدمت سے وہ بذات خود معہ اپنے دیگر دینی بھائیون کے مستفید ہو اور ہم سب کو کتاب اللہ پر عمل کی توفیق عطا ہو* (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سورۃ الفاتحہ

اس سورۃ شریف کا نام **ام الکتاب** اور **سبع من المثانی** بھی ہے۔ یہ سورۃ شریف ایک متن ہے اور قرآن شریف اس کی تفسیر ہے۔

کلام — کی تین اقسام ہین۔

اول ۔ بعض نافہم اور ناخواندہ لوگ اس بات سے ناواقف ہوتے ہین کہ سرکار و دربار مین کس طرح اور کس مضمون کی درخواست دی جاوے تو اس لئے کوئی دوسرا شخص جو دربار کے آداب اور قانون سے واقف ہو تو اگر وہ ایسی عرضی لکھدیوے یا وہ مضمون بتلا دیوے جس کی دربار مین شنوائی ہو سکے اور اگرچہ مدعا اور آرزو وہی سائل کا اپنا ہو تو ایسے بتلانے والے اور لکھدینے والے کو مجرم نہین قرار دیا جاتا*
دنیا کی گورنمنٹ جو کہ آسمانی گورنمنٹ کا ظل ہوتی ہے اُنمین بھی ایسے قواعد ہوتے ہین۔ بعض فارمین چھپے ہوئی ہوتی ہین ان پر صرف سائل کے دستخط کرائے جاتے ہین اس کی مثال قرآن شریف مین یہ سورۃ ہے جو بطور عرضی کے ہمکو عطا ہوئی

دوم ۔ جو لوگ حکام کی پیشی مین بعہدہ سررشتہ دار وغیرہ ہوتے ہین وہ کوئی حکم باضابطہ حاکم کی طرف سے اجازہ پاکر لکھا کرتے ہین وہ بھی اصلی حاکم کا حکم ہی سمجھا جاتا ہے اس کی مثال قرآن شریف مین یہ ہے قل یٰعبادی الذین اسرفوا۔

سوم ۔ بعض اوقات خود حاکم اپنی پروانہ جات سے براہ راست حکم سنا دیتا ہے اس کی مثال سارا قرآن کریم علی العموم ہے کلام کی ان تین قسمون سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ

سورۃ فاتحہ مین اور قرآن مین ایاک نعبد وایاک نستعین اور دیگر دعاؤن وغیرہ کے الفاظ اس لحاظ سے محل اعتراض نہین ہو سکتے کہ جس حالت مین قرآن شریف خدائے پاک کا کلام ہے تو اس مین ایسی عبارتین کیون موجود ہین جو کہ بندون کی زبانی ہونی چاہئے تہین گویا اس طریق سے خدا تعالےٰ نے ایک ادب اور طریق بارگاہ عالی مین دعا کرنے کا بتلا دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — **ترجمہ** ۔ اللہ کی عظمت اور بڑائی سے شروع کرتا ہون جو بن مانگے دینے والا اور سچی محنتون پر عمدہ نتائج مرتب کرنے والا ہے۔

ہر ایک سچی اور آسمانی کتاب اگر اپنی اصلی زبان مین ہو تو اوس کے ابتدا مین حرف **ب** ہی ہوگا*

ب ۔ کے تین معنے یہان ہو سکتے ہین۔ **اول** بسبب ۔ **دوم** ۔ ساتھ ۔ **سوم** ۔ قسم ۔

اسم کا لفظ **سمو** سے نکلا ہے اور اس کے معنے بڑائی کے ہین تو اب بسم کے معنے ہوئے بسبب عظمت الٰہی ۔ یا ساتھ عظمت الٰہی

اللہ جامع جمیع صفات کاملہ ۔ اور ہر ایک بدی سے منزہ ۔ ایسی ذات جس کی عبادت مین کوئی شامل نہ کیا جاوے۔

الرحمٰن ۔ بلا کسی قسم کی کوشش اور استدعا کے انعام کرنے والی ذات ۔ بن مانگے دینے والا۔

الرحیم ۔ اللہ تعالےٰ نے جو اسباب یا ذرائع کسی نتیجہ کے حاصل کرنے کے واسطے بنائے ہین ۔ ان کو عمل مین لانے سے وہ نتائج عطا کرنے والا ۔ انسان کی سچی محنتون اور کوششون پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا۔

الحمد ۔ بمعنے سب ۔ وہ ۔ خاص ۔ اور حمد کسی کی اچھی اختیاری کام پر اس کی تعریف کرنا اس لئے **الحمد** کے معنے وہ خاص تعریفین جو کہ کسی کے اختیاری کام پر سرزد ہون

للہ ۔ واسطے اللہ کے یا اللہ کے لئے۔

رب ۔ بتدریج کمال کو پہنچانے والا۔

عالمین ۔ جمع ہے عالم کی جو اسم آلہ ہے ما یعلم بہ جس کے ذریعے سے علم آتا ہے۔

مالک ۔ یعنی وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مالکانہ سلوک کرتا ہے*

یوم — بمعنے وقت }
دین — جزا و سزا } اہل عرب بُرے کامون کو اور جن کامون کے نتائج بد ہون ان کو رات سے منسوب کیا کرتے

ہین اور اچھے کامون پر یوم کا لفظ استعمال کرتے ہین چونکہ اللہ تعالےٰ کی جزا سزا مین نتائج بد نہین ہین لہذا یوم کا لفظ یہان استعمال کیا*

(باقی آئندہ)

دار الامان کی خبرین

۲ جنوری کی صبح کو تشریف آکر حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

الہام

جاءنی آئل واختار - وادار اصبعه واشار - یعصمک اللہ من العدا و یسطو بکل من سطا-

آئل جبرئیل ہے فرشتہ بشارت دینیوالا - آخر کا حصہ الہام کا اردو مین ہے اس کا ترجمہ یہ ہے آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا اور اس نے گہمایا اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا - بچاوے گا تجھے اللہ دشمنون سے اور اچہل کر پڑیگا اس شخص پر جو اچہل کر پڑا +

+

ان دو ہفتون مین جو احمدی حضرات قادیان مین مہمان آئے ان کی تفصیل یہ ہے

خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری-
میان عبد الخالق صاحب "
مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور
ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن بہیرہ
مستری احمد دین صاحب "
مستری نظام الدین صاحب "
بابو فخر الدین صاحب کہو کہباٹ میانی
مولوی احمد نور صاحب از میرٹھ
منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر از "
میر احمد صاحب اپیلنویس مردان
شہزادہ عبد المجید صاحب لودیانہ
خیر الدین خان صاحب مالیر کوٹلہ
محمد یوسف صاحب پشاور-
ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور
محمد نواب خان صاحب تحصیلدار از گجرات
قاضی خواجہ علی صاحب لودیانہ
میان عمر الدین صاحب "
بابو مولا بخش صاحب کلرک امرتسر
بابو غلام محمد صوفی صاحب "
میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی
میان عبد اللہ صاحب سنوری پٹیالہ
میان محمد دین صاحب لاہور
میان پیر بخش صاحب از لودیانہ

از ثاقب مالیر کوٹلوی

کشتی نوح منظوم

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

تمہارا زبان سے یہ اقرار بیعت
ہے لاشے نہ جبتک ہو دل کی عزیمت
جو ہے میری تعلیم پہ دل سے عامل
کہلے دل سے ہو میرے گہر مین وہ داخل
وہ گہر جس کا وعدہ خدا نے دیا ہے
حفاظت کا تم سب کی ذمہ لیا ہے
جو اس دار کی چار دیوار مین ہے
ہمارے وہ الہام فی الدارین ہے
نہ سمجھو وہی لوگ ہین گہر کے اندر
ملا ہے جنہین خشت اور خاک کا گھر
نہین بلکہ وہ لوگ بھی دار ہین ہین
میری پیروی کے جو آثار ہین ہین
میرا گہر حقیقت مین روحانیت ہے
رہے اس مین تقوی کی جس مین صفت ہے
بڑی بات یہ ہے جو بالابتدا ہے
یقیناً یہ جانو کہ واحد خدا ہے
وہ قیوم ہے اس سے قائم جہان ہے
وہ قادر ہے اور خالق جسم و جان ہے
نہ بدلین نہ بدلین ازل سے ابد تک
نہین رہ فنا کو صفات احد تک
نہ خود ہے پسر اور نہ اوس کے پسر ہے
بری ایسے پیوند سے سر بسر ہے
وہ زندہ ہے شولی پہ چڑہکر مرے کیون
وہ رو رو کے فریاد و غوغا کرے کیون
وہ ہے دور اور اسپہ نزدیک تر ہے
اُسے ذرہ ذرہ پہ یکسان نظر ہے
رگ جان سے نزدیک اور دور ہے وہ
پرے آنکھ سے آنکھ کا نور ہے وہ
اگرچہ ہے اوس ذات عالی مین وحدت
پہ اوس کی تجلی مین پاؤ گے کثرت
جب انسان مین ہو نیا رنگ پیدا
دل و جان سے ہو خدا پہ وہ شیدا

وہ صف اپنی ہستی کی ساری الٹ دے	وہ اک آن مین اپنی کایا پلٹ دے
جو خود اپنی حالت مین بالکل فنا ہو	فنا ہی خدا اوسپہ جلوہ نما ہو
غرض جیسی اور جیسی رنگت دکہائے	خدا بھی اوسی ویسی صورت دکہائے

مبایعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	تحصیل یا ضلع	تاریخ
فضل قادر ولد گلاب دین صاحب	نائب	محرر تجارت	سیالکوٹ	۲۸ دسمبر
عمر بخش صاحب	.	.	گجرات	۲۴ اکتوبر
محمد ابراہیم صاحب	.	.	.	.
محمد عظیم صاحب	ملازم ریلوے پولیس سیکشن لاہور			
محمدی بی بی زوجہ و	.	.	.	.
اہلیہ حسن محمد ولد فضل دین صاحب		قصاب	جہلم	۲۳ اکتوبر "
ا- پسر ۳- دختر محمد حسن صاحب قصاب		"	"	"
غلام رسول ولد فضل دین		"	"	
حیات محمد ولد ساون			"	
والدہ صاحبہ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب			"	
فضل الٰہی ولد نہنا، ابراہیم ولد شبیر علی		بہلولپور	لودیانہ	یکم نومبر "
محمد اسحاق صاحب متعلم	انٹرنس کلاس اسلامیہ سکول امرتسر ۳ نومبر			
حاکم ولد سید محمد صاحب، الہ دین ولد غلام محمد "	رجوعہ	ہیلان	گجرات	۳۰ اکتوبر "
چودہری فضل دین	اٹھوال		گورداسپور	۲۵ اکتوبر "
کرم بی بی زوجہ ر	"			
الہ دتا صاحب ولد ر	"			
اسمعیل صاحب ولد ر	"			
رحیم بی بی دختر ر	"			
مریم بی بی دختر ر	"			
چودہری علی بخش صاحب				
فضل بی بی زوجہ ر				
نواب دین ولد ر				
گلاب دین ولد ر				
جلال الدین ولد ر				
کمال الدین ولد ر				
نواب بی بی دختر ر				
قاضی رحمت اللہ ر		بھنجان		۲۹ اکتوبر "
فیض احمد ولد الہ بخش	لکھنیانوالہ	دسکہ	سیالکوٹ	۳۰ اکتوبر "
شیخ نبی صاحب اہلیہ و دختر، نور محمد ولد نبی بخش اہلیہ، نور محمد صاحب و دختر، شیخ عبد اللہ ولد نبی بخش، اہلیہ ر	سامانہ ریاست پٹیالہ معرفت حکیم محمد اکرم صاحب علوی			یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء

مطبع الصدیق قادیان دار الامان مین شیخ فیض صابر احمدی مینجر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا۔

دار الامان کی خبرین

۲ جنوری کی صبح کو تشریف آکر حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

الہام

جاءنی آئل واختار - وادار اصبعہ واشار - یعصمک اللہ من العدا ویسطو بکل من سطا -

آئل جبریل ہے فرشتہ بشارت دینیوالا - آخر کا حصہ الہام کا اردو مین ہے اس کا ترجمہ یہ ہے آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا اور اس نے گھمایا اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا - بچاوے گا تجھے اللہ دشمنوں سے اور اچھل کر پڑیگا اس شخص پر جو اچھل کر پڑا +

✣

ان دو ہفتوں مین جو احمدی حضرات قادیان مین مہمان آئے ان کی تفصیل یہ ہے

خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری -
میاں عبد الخالق صاحب ״
مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور
ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ
مستری احمد دین صاحب ״
مستری نظام الدین صاحب ״
بابو فخر الدین صاحب کھوکھیاٹ میانی
مولوی احمد نور صاحب از میرٹھ
منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر از ״
میر احمد صاحب اپیلنویس مردان
شہزادہ عبد المجید صاحب لودیانہ
خیر الدین خان صاحب مالیر کوٹلہ
محمد یوسف صاحب پشاور -
ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور
محمد نواب خان صاحب تحصیلدار از گجرات
قاضی خواجہ علی صاحب لودیانہ
میاں عمر الدین صاحب ״
بابو مولا بخش صاحب کلرک امرتسر
بابو غلام محمد صوفی صاحب ״
میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی
میاں عبد اللہ صاحب سنوری پٹیالہ
میاں محمد دین صاحب لاہور
میاں پیر بخش صاحب از لودیانہ

کشتی نوح منظوم

از ثاقب مالیر کوٹلوی

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

تمہارا زبان سے یہ اقرار بیعت
ہے لاشے نہ جبتک ہو دل کی عزیمت
جو ہے میری تعلیم پر دل سے عامل
کھلے دل سے ہو میرے گھر مین وہ داخل
وہ گھر جس کا وعدہ خدا نے دیا ہے
حفاظت کا تم سب کی ذمہ لیا ہے
جو اس دار کی چار دیوار مین ہے
ہمارے وہ الہام فی الدار مین ہے
نہ سمجھو وہی لوگ ہین گھر کے اندر
ملا ہے جنہین خشت اور خاک کا گھر
نہین بلکہ وہ لوگ بھی دار مین ہین
میری پیروی کے جو آثار مین ہین
میرا گھر حقیقت مین روحانیت ہے
رہے اس مین تقوی کی جس مین صفت ہے
بڑی بات یہ ہے جو بالا بتدا ہے
یقیناً یہ جانو کہ واحد خدا ہے
وہ قیوم ہے اس سے قائم جہان ہے
وہ قادر ہے اور خالق جسم و جان ہے
نہ بدلین نہ بدلین ازل سے الابد تک
نہین رہ فنا کو صفات احد تک
نہ خود ہے پسر اور نہ اوس کے پسر ہے
بری ایسے پیوند سے سر بسر ہے
وہ زندہ ہے سُولی پہ چڑھکر مرے کیون
وہ رو رو کے فریاد و غوغا کرے کیون
وہ ہے دُور اور اسپہ نزدیک تر ہے
اُسے ذرہ ذرہ پہ یکسان نظر ہے
رگ جان سے نزدیک اور دُور ہے وہ
پرے آنکھ سے آنکھہ کا نُور ہے وہ
اگرچہ ہے اوس ذات عالی مین وحدت
پہ اوس کی تجلی مین پاؤ گے کثرت
جب انسان مین ہو نیا رنگ پیدا
دل و جان سے ہو خدا پہ وہ شیدا
وہ صف اپنی ہستی کی ساری الٹ دے
وہ اک آن مین اپنی کایا پلٹ دے
جو خود اپنی حالت مین بالکل نیا ہو
نیا ہی خدا اوسپہ جلوہ نما ہو
غرض جیسی اور جیسی رنگت دکھائے
خدا بھی اوسی ویسی صورت دکھائے

مبایعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	تحصیل یا ضلع	تاریخ
فضل قادر ولد گلاب دین صاحب	نائب	محرر تجارت	سیالکوٹ	۲۸ دسمبر
عمر بخش صاحب	״	״	گجرات	۲۴ اکتوبر
محمد ابراہیم صاحب	״	״	״	
محمد عظیم صاحب	ملازم ریلوے پولیس سیکشن لاہور			
محمد بی بی زوجہ و	״	״	״	
اہلیہ حسن محمد ولد فضل دین صاحب	قصاب		جہلم	۲۳ اکتوبر
ا- پسر ۳- دختر محمد حسن صاحب قصاب	״		״	״
غلام رسول ولد فضل دین	״		״	
حیات محمد ولد ساون			״	
والدہ صاحبہ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب			״	
فضل الہی ولد نہنا		ہیلوپور	لودیانہ	یکم نومبر
ابراہیم ولد شبیر علی				
محمد اسحاق صاحب متعلم	انٹرنس کلاس اسلامیہ سکول امرتسر ۳ نومبر			
حاکم ولد سید محمد صاحب	رجوعہ	ہیلان	گجرات	۳۰ اکتوبر
الہ دین ولد غلام محمد ״				
چودہری فضل دین	اٹھوال		گورداسپور	۲۵ اکتوبر
کرم بی بی زوجہ ״	״			
الہ دتا صاحب ولد ״	״			
اسمعیل صاحب ولد ״	״			
رحیم بی بی دختر ״	״			
مریم بی بی دختر ״	״			
چودہری علی بخش صاحب				
فضل بی بی زوجہ ״				
نواب دین ولد ״				
گلاب دین ولد ״				
جلال الدین ولد ״				
کمال الدین ولد ״				
نواب بی بی دختر ״				
قاضی رحمۃ اللہ ״		بھنجان		۲۹ اکتوبر
فیض احمد ولد الہ بخش	لکھنیانوالہ	دسکہ	سیالکوٹ	۳۰ اکتوبر
شیخ نبی صاحب اہلیہ و دختر	سامانہ ریاست پٹیالہ معرفت حکیم محمد اکرم صاحب علوی - یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء			
نور محمد ولد نبی بخش اہلیہ				
نور محمد صاحب و دختر				
شیخ عبد اللہ ولد نبی بخش				
اہلیہ ״				

مطبع الصدیق قادیان دار الامان مین شیخ فیض صابر احمدی منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -